جلد نمبر 2 تبلیغ 1402 ہش — فروری 2023ء — رجب۔شعبان 1444 ہجری شمارہ نمبر 2

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

نگران:	ڈاکٹر مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مشیر اعلیٰ:	اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مینجمنٹ بورڈ:	انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا
مدیر اعلیٰ:	امۃ الباری ناصر
مدیر:	حسنیٰ مقبول احمد
ادارتی معاونین:	ڈاکٹر محمود احمد ناگی، قدرت اللہ ایاز
سرورق	لطیف احمد

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جارہا ہے

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۞ فَرِحِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (سورۃ آل عمران:169-172)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

وہ لوگ جنہوں نے اپنے بھائیوں سے متعلق کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر یہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ تُو کہہ اگر تم سچے ہو تو خود اپنے اوپر سے تو موت ٹال کر دکھاؤ۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہر گز مُردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جارہا ہے۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہو گا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے متعلق خوشخبریاں پاتے ہیں اور یہ (خوشخبریاں بھی پاتے ہیں) کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

☆

اللہ کی قسم! اس سلسلہ کی کامیابی کو پروردگار ضرور مکمل کرے گا

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ، قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهْوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ، فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ، مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لاَ يَخَافُ إِلاَّ اللَّهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔ (صحیح بخاری)

محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اسماعیل سے روایت کی، (کہا:) قیس نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت خباب بن ارتؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا اور آپؐ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر ٹیک دیئے بیٹھے تھے۔ ہم نے آپؐ سے کہا: کیا آپؐ اللہ سے ہمارے لیے نصرت کی دعا نہیں کریں گے؟ ہماری بہبودی کے لیے دعا نہیں کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے جو پہلے لوگ تھے، ان میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا جس کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا۔ پھر وہ اس میں گاڑ دیا جاتا اور آرا لا کر اس کے سر پر رکھا جاتا اور وہ دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روکتی اور لوہے کی کنگھیاں چلا کر اس کا گوشت ہڈیوں یا پٹھوں سے نوچتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روکتی۔ اللہ کی قسم! اس سلسلہ (کی کامیابی) کو (پروردگار) ضرور مکمل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔ کسی سے نہیں ڈرے گا، سوا اللہ کے، یا اپنی بکریوں کی بابت بھیڑیئے سے۔ مگر بات یہ ہے کہ تم (کامیابی) جلدی چاہتے ہو۔ (صحیح بخاری جلد 7، کتاب المناقب، نمبر 3612، ترجمہ و شرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، صفحہ 107) ☆

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیان واقعہ ہائلہ شہادت مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم رئیس اعظم خوست علاقہ کابل غفر اللہ لہٗ

”یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ (آل عمران:170) یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔ پس شہید مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا۔ اور میں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی الٰہی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت کو بڑھاوے گا۔ اس طرف میں نے یہ خواب دیکھی اور اس طرف شہید مرحوم نے کہا کہ چھ روز تک میں زندہ کیا جاؤں گا۔ میری خواب اور شہید مرحوم کے اس قول کا مآل ایک ہی ہے۔ شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور در حقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک ان میں سے ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنیٰ خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے۔ حالانکہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔ بعض ایسے ہیں کہ وہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے اور جس قوتِ ایمان اور انتہا درجہ کے صدق وصفا کا وہ دعویٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہیں اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کے سلسلہ میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیاداری کم نہیں ہوتی۔

لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھادے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں کہ یہ نمونہ دکھائیں گے۔“

”شاہزادہ عبد اللطیف کیلئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔۔۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت ”مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّدًا“ (سورۃ النساء آیت 94) داخل ہو گیا اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اے عبد اللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے“۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 57-58، 60، مطبوعہ انٹرنیشنل پبلیکیشن یوکے 2021ء)

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اِک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تُو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے

خدا رسوا کرے گا تم کو، میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت
دِلوں میں اِس نِشاں سے استقامت آنے والی ہے

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(روحانی خزائن، جلد22، تتمہ حقیقۃالوحی، صفحہ 157۔ مطبوعہ 1907ء)

نورانی چہرہ

حضرت مرزا بشیر احمدؓ تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم تھے فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ مردان کا ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کی طب کا شہرہ سن کر آپ سے علاج کرانے کی غرض سے قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا اور بمشکل قادیان آنے پر رضامند ہوُا تھا اور اس نے قادیان آکر اپنی رہائش کے لئے مکان بھی احمدی محلّہ سے باہر لیا۔ جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے علاج سے اسے خدا کے فضل سے افاقہ ہو گیا اور وہ اپنے وطن واپس جانے کے لئے تیار ہوُا تو اس کے ایک احمدی دوست نے اسے کہا کہ تم نے حضرت مسیح موعود کو تو دیکھنا پسند نہیں کیا مگر ہماری مسجد کو تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کے لئے رضامند ہو گیا مگر یہ شرط رکھی کہ مجھے ایسے وقت میں مسجد مبارک دکھاؤ جب مرزا صاحب مسجد میں نہ ہوں چنانچہ یہ صاحب اسے ایسے وقت میں قادیان کی مسجد مبارک دکھانے کے لئے لے گئے کہ جب نماز کا وقت نہیں تھا اور مسجد خالی تھی۔ مگر قدرت خدا کا کرنا یہ ہوُا کہ اِدھر یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور اُدھر حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق میں اچانک مسجد میں تشریف لے آئے۔ جب اس شخص کی نظر حضرت مسیح موعودؑ پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی بے تاب ہو کر حضور کے قدموں میں آگرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔“ (سیرت طیّبہ، صفحات 130-131)

اشاریہ خطباتِ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

16؍دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں دعا کی حقیقت، اُس کے آداب، ہماری ذمہ داری، اس کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ پر یقین کے بارے میں بصیرت افروز بیان۔ ''ہماری جماعت کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ ...اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔''(حضرت مسیح موعودؑ) ''جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں''۔ یہ بنیادی نکتہ ہے کہ ہمیں کبھی اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں سست نہیں ہونا چاہیے۔ ''دعا کے لیے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہو گا''۔ ''خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا''۔ ''ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں کھڑے ہو تو چاہیے کہ اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو''۔ ''ہر ایک کام کے لئے زمانہ ہوتا ہے اور سعید اس کا انتظار کرتے ہیں۔ جو انتظار نہیں کرتا اور چشمِ زدن میں چاہتا ہے کہ اس کا نتیجہ نکل آوے وہ جلد باز ہوتا ہے اور بامراد نہیں ہو سکتا''۔ /https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-12-16
23؍دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	ایامِ جلسہ کی مناسبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں آپؑ کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد کا ایمان افروز بیان۔ ''خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کے لئے قائم کیا ہے''(حضرت مسیح موعودؑ)۔ دنیا کے مختلف ممالک میں جو آج جلسوں کا انعقاد ہے اور ہزاروں احمدیوں کی شمولیت ہے وہ بھی انہی نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کر کے توحیدِ خالص پر قدم مارے۔ جماعت کو قائم کرنے کا مقصد اصل توحید کو قائم کرنا اور محبت الٰہی پیدا کرنا ہے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ توحید کے قیام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے ساتھ عشق کا تعلق بھی ضروری ہے۔ ہمارا فرض ہے اور تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کر کے دکھائیں اور محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی مثالیں قائم کریں۔ جلسے کے ان دنوں میں قادیان میں بھی اور ہر ملک میں جہاں جہاں جلسے ہو رہے ہیں ہر شامل ہونے والا خاص دعاؤں میں اپنا وقت گزارے اور یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقِ بیعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترم فضل احمد ڈوگر صاحب کی نمازِ جنازہ حاضر اور محترم ملک منصور احمد صاحب عمر (مبلغ سلسلہ ربوہ) اور محترم عیسیٰ جَوف صاحب (معلم سلسلہ گیمبیا) کی نمازِ جنازہ غائب۔ مرحومین کا ذکرِ خیر۔ (https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-12-16/)	
آنحضرت ﷺ کے چچا، عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا بیان۔ کل رات جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ جعفر فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں جبکہ حمزہ تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں (الحدیث)۔ بعض صحابہ جن کے بارے میں پہلے بیان کر چکا ہوں ان کی کچھ باتیں یا تفاصیل بعد میں سامنے آئی ہیں... مَیں نے مناسب سمجھا کہ اسے بھی چند خطبات میں بیان کر دوں تا اس ذریعہ سے بھی لوگوں کے علم میں یہ باتیں آ جائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگ سن سکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ نام بہت پسند تھا۔ مَیں نے ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا اور میرا دل یقین سے بھر گیا۔ پھر صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام حالت بیان کی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثبات قدم بخشے (حضرت حمزہؓ)۔ "اے معشرِ قریش! میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔" ایک مشرک کا اعتراف۔ جب شراب کی حرمت ہو گئی تو پھر اس کے نزدیک بھی یہ لوگ نہیں گئے۔ صحابہ کا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کا یہ معیار تھا کہ فوری طور پر مٹکے توڑ دیے۔	30/دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔

تاریخ و مقام	خلاصہ
	جب یہود نے دیکھا کہ مسلمان مدینہ میں زیادہ اقتدار حاصل کرتے جاتے ہیں تو اُن کے تیور بدلنے شروع ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کا تہیّہ کر لیا اور اس غرض کے لیے انہوں نے ہر قسم کی جائز وناجائز تدابیر اختیار کرنی شروع کیں۔ دنیا کے بگڑتے حالات کے پیشِ نظر سالِ نَو کے آغاز پر دعاؤں کی تحریک۔ / https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-12-30
6/ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	وقفِ جدید کے چھیاسٹھ ویں سال کے آغاز کا اعلان، دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی قربانی کے واقعات کا عمومی تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو اس حد تک اہمیت دی ہے کہ حقیقی نیکی جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جائے اس وقت نیکی شمار ہو گی جب اپنی محبوب چیز خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمدردیٔ خلق میں خرچ کی جائے۔ تحریکِ وقفِ جدید کے پینسٹھ ویں سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ بائیس لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ مال قبول ہوتا ہے جو کسی کا محبوب مال ہو۔ یہ جو کاروبار ہے بِٹ کوائن (Bitcoin) وغیرہ کا میرے نزدیک تو یہ ایک قسم کا جوا ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظامِ خلافت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر دَور میں قربانی کرنے والے عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جو قربانیاں کر کے اپنی ترجیحات کو پس پشت ڈال کر بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نومبائعین بھی شامل ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں کی گئی قربانی نہ صرف اس دنیا میں فائدہ پہنچاتی ہے بلکہ آئندہ زندگی میں مرنے کے بعد بھی فائدہ دے گی۔ سوچ کی بات ہے، دنیا دار کچھ اور سوچتا ہے لیکن ایک دیندار انسان یہی سوچتا ہے کہ اللہ کے فضل اس کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ (https://www.alislam.org/urdu/khutba/2023-01-06/)
13/ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ یہ آج کل کے مسلمانوں کے لیے بھی سبق ہے۔ اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری صحابہ حضرت عبد اللہ بن جحشؓ، حضرت صالح شقرانؓ، حضرت مالک بن دُخشمؓ، حضرت عکاشہؓ، حضرت خارجہ بن زیدؓ، حضرت خالد بن بُکیرؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا دلنشین تذکرہ۔ مہدی آباد برکینا فاسو میں 9/ احمدیوں کی افسوس ناک شہادت۔ شہداء کی بلندیٔ درجات نیز برکینا فاسو کے حالات کے لیے احباب جماعت کو دعا کی تحریک۔ /https://www.alislam.org/urdu/khutba/2023-01-13

20؍ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔“(حضرت مسیح موعودؑ) گزشتہ دنوں برّاعظم افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں عشق و وفا اور اخلاص اور ایمان اور یقین سے پُر افرادِ جماعت نے جو نمونہ مجموعی طور پر دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے، اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا نہ صرف اپنے لیے بلکہ جماعت کی زندگی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ یہی تو ہیں جو پیچھے رہنے والوں کی زندگی اور ترقیات کا بھی ذریعہ بن رہے ہیں۔ پھر وہ مردہ کس طرح ہو سکتے ہیں! 11؍ جنوری کو عشاء کے وقت 9؍ احمدی بزرگوں کو مسجد کے صحن میں باقی نمازیوں کے سامنے اسلام احمدیت سے انکار نہ کرنے کی بنا پر ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ جس صداقت کو میں نے پالیا ہے اس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں۔ ایمان کے مقابلے میں جان کی حیثیت کیا ہے۔ سب احمدی بزرگوں نے پہاڑوں جیسی استقامت کا مظاہرہ کیا اور مظاہرہ کرتے ہوئے جرأت اور بہادری سے شہادت کو گلے لگانا قبول کر لیا۔ کسی ایک نے بھی ذرا سی کمزوری نہ دکھائی اور نہ ہی احمدیت سے انکار کیا۔ ایک کے بعد ایک شہید گرتا رہا لیکن کسی کا ایمان متزلزل نہیں ہؤا۔ سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر یقینِ محکم اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور ایمان کا عَلم بلند رکھتے ہوئے اللہ کے حضور اپنی جانیں پیش کر دیں۔ برکینا فاسو میں مہدی آباد کے تماشق باشندے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے میں سبقت لے گئے اور اب اتنی بڑی قربانی دے کر اپنا ایک خاص مقام بھی حاصل کر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔“ ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اجتماعی طور پر اس کا نمونہ دکھادیا اور قائم مقامی کا حق ادا کر دیا۔ برکینا کے لوگ حقیقتاً بڑے عظیم لوگ ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ خدا نے ان کو احمدیت کے نور سے منور کیا ہے۔ میں نے جو بیداری جماعت برکینا کے افراد میں دیکھی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ یہ احمدیت کے چمکتے ستارے ہیں، اپنے پیچھے ایک نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں اور نسلوں کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھائے۔ دشمن سمجھتا ہے کہ ان کی شہادتوں سے وہ اس علاقے میں احمدیت ختم کر دے گا لیکن ان شاء اللہ پہلے سے بڑھ کر احمدیت یہاں بڑھے گی اور پنپے گی۔ برکینا فاسو کے نو(9) احمدی شہداء نیز ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ آف امریکہ کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔ (https://www.alislam.org/urdu/khutba/2023-01-20/)

پیشگوئی مصلح موعود

”... مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے کیونکہ خُدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دِل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا، (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“

(اشتہار 20/ فروری 1886ء، مجموعہ اشتہارات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام، جلد اوّل، صفحہ 124 تا 125، ایڈیشن 2019ء فضل عمر پریس قادیان)

------*---*---*---*---*---*

پیشگوئی مصلح موعود۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں

کسی بھی پیشگوئی، الہام یا وحی کو سب سے بہتر وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس پر وہ کلام نازل ہؤا ہو، اور اس ضمن میں کسی بھی پیشگوئی کی وہی تفسیر اور معنی زیادہ وقعت رکھیں گے جو صاحب الہام نے خود کیے ہوں۔ اس امر کے پیش نظر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعض تحریرات دربارہ پیشگوئی مصلح موعود پیش خدمت ہیں۔

پیشگوئی کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعودؑ پیشگوئی مصلح موعود کی نسبت اشتہار واجب الاظہار، 22/مارچ 1886ء میں تحریر فرماتے ہیں: ”آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف ورحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشاں ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتمّ ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے... مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ وببرکتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟“

(اشتہار واجب الاظہار 22/مارچ 1886ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 129 تا 130 مطبوعہ لندن، مارچ 2019ء)

اس کے بعد 8/اپریل 1886ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے اس اعتراض کا جواب بھی دیا کہ 9 سال کی میعاد میں بیٹا پیدا ہونا کوئی خارق عادت امر نہیں۔ اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا: ”صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے اعلیٰ درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔“

(اشتہار صداقت آثار، مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 132 مطبوعہ لندن، مارچ 2019ء)

اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں اپنے بعض خطوط میں اپنے اس اندیشہ کا اظہار کیا کہ پسر موعود کے بارے میں پیشگوئی کوئی خارق عادت امر نہیں اور آپ اس پیشگوئی کی تشہیر نہ کیجیے کیونکہ اس سے آپ کی اور مسلمانوں کی ہتک اور استہزا ہو گا۔ حضورؑ نے ان خطوط کے جواب میں جو امور بیان کیے ان سے پیشگوئی کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں: ”مجھ کو منجانب اللہ اس بارے میں اعلان واشاعت کا حکم ہے اور جیسا کہ میرے آقا محسن نے مجھے ارشاد فرمایا ہے میں وہی کام کرنے کے لئے مجبور ہوں۔ مجھے اس سے کچھ کام نہیں کہ دنیوی مصلحت کا کیا تقاضا ہے اور نہ مجھے دنیا کی عزت وذلت سے کچھ سروکار ہے اور نہ اس کی کچھ پروا اور نہ اس کا کچھ اندیشہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جن باتوں کے شائع کرنے کے لئے میں مامور ہوں ہرچند یہ بدظنی سے بھرا ہوا زمانہ ان کو کیسی ہی تحقیر کی نگاہ سے دیکھے لیکن آنے والا زمانہ اس سے بہت سا فائدہ اٹھائے گا۔“

(مکتوبات احمد، جلد اوّل صفحہ 305)

پھر ایک اور خط کے جواب میں کہ اگر سراج منیر میں ایسی ہی پیشگوئیاں ہیں تو ان سے اسلام کو نقصان اور مسلمانوں کی ہتک ہو گی، فرمایا: ”بیشک سراج منیر میں اسی طرح کی پیشگوئیاں ہیں بلکہ سب سے بڑھ کر یہی پیشگوئی ہے۔“

(مکتوبات احمد، جلد اوّل، صفحہ 308)

حضرت مصلح موعودؓ بطور مثیل ابن مریم

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے خدائی فرمودات کی روشنی میں پسر موعود کو مثیل ابن مریم قرار دیا۔ فرمایا: ”اگر ظاہر پر ہی ان بعض مختلف حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالتِ موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیلِ مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو۔... اُس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریّت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 316 تا صفحہ 318)

پھر اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ”خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریّت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہو گی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق و العلاء کانّ اللہ نزل من السماء“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 180)

مصلح موعود بطور مثیل مسیح موعودؑ

پسر موعود کو خدا تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا نظیر قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں: ”خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مظہر الحق و العلا ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا“۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 181 تا صفحہ 182)

پھر حضرت مسیح موعودؑ اپنی ایک نظم میں تحریر فرماتے ہیں:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

مندرجہ بالا اشعار میں مصرع، ”دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا“ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مصلح موعود کا زمانہ گویا مسیح موعودؑ ہی کا زمانہ ہے اور مصلح موعودؓ کے ذریعہ دنیا ایک دفعہ دوبارہ مسیح موعودؑ کے زمانے کو دیکھے گی۔

ان اشعار میں ایک اور امر بھی غور طلب ہے۔ بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہی 20/ فروری 1886ء کی پیشگوئی کے مصداق اور پسر موعود تھے تو پھر ان کی پیدائش کے بعد بھی پسر موعود سے متعلق الہامات کیوں ہوتے رہے؟ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اعتراض کو ایک نئے اور اچھوتے اعتراض کے طور پر پیش کیا جاتا ہے مگر یہ کوئی نیا اعتراض نہیں بلکہ پیغامیوں کی طرف سے اس قسم کے اعتراض حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی ہی میں پیش کیے گئے اور اس کا جواب بھی جماعت کی طرف سے دیا گیا۔ اس اعتراض کے تفصیلی جواب کا یہاں موقع نہیں مگر مندرجہ بالا اشعار کی نسبت سے ایک نکتہ یہاں درج ہے۔ پہلے شعر میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا

یہاں پر غور طلب امر یہ ہے کہ پہلے مصرع میں حضورؑ نے ”بیٹا ہے تیرا“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہاں ایک خاص بیٹے کی بات ہو رہی ہے جو پسر موعود ہے ورنہ تو حضورؑ کی تمام اولاد ہی الٰہی بشارات کے تحت پیدا ہوئی تھی۔ اور فرمایا کہ وہ بیٹا پیدا ہو چکا ہے۔ بیٹا ”ہے“ تیرا۔ جو ہو گا ایک دن محبوب میرا۔ یعنی ایک دن آئے گا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جو پسر موعود کے متعلق تھیں وہ پوری ہوں گی۔ در اصل حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کے بعد الہامات کی وجہ بھی یہی تھی کہ پیشگوئی صرف بیٹے کی پیدائش کے بارے میں نہ تھی بلکہ ایک خاص متصف بالصفات بیٹے کے بارے میں تھیں۔ اور ان صفات کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہونا مقدر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے بعد بھی بار بار حضرت مسیح موعودؑ کو بذریعہ الہام تسلی دی کہ وہ بیٹا جو پیدا ہو چکا ہے ضرور ان صفات کا حامل ہو گا جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مصلح موعودؓ بطور خلیفۃ المسیح الموعود

حضرت مسیح موعودؑ نے خدائی وعدوں کے مطابق متعدد تحریرات میں اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ مصلح موعود حضورؑ کا جانشین اور خلیفہ ہو گا۔ حضرت مسیح موعودؑ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں: ”میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 214)

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علم الرؤیا کی رو سے مسجد سے جماعت مراد ہوتی ہے۔ اور مسجد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نام لکھا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آپ جماعت کے امام ہوں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ اس بارے میں سبز اشتہار میں فرماتے ہیں: ”دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیّین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و

ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اوّل اس نے قسمِ اوّل کے انزالِ رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بَشِّرِالصَّابِرِیۡنَ کا سامان مومنوں کے لئے طیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہنچا گیا....دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے 10/ جولائی 1888ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللّٰہ ما یشاء۔“

(سبز اشتہار، روحانی خزائن، جلد2، صفحات 462 تا463، حاشیہ)

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے پسر موعود کو خدا تعالیٰ کی دوسری رحمت کا ظہور قرار دیا ہے یعنی کہ ارسالِ مرسلین و نبیّین و ائمہ و اولیاء و خلفاء۔ حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں رسالہ الوصیت میں جہاں جماعت میں خلافت کے نظام اور قدرت ثانیہ کی خوشخبری دی ہے وہیں انتہائی صریح الفاظ میں فرماتے ہیں: ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔“

(الوصیت، روحانی خزائن، جلد20، صفحہ306، حاشیہ)

یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے متعدد جگہ پر اپنی خلافت کا موعود خلافت کے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے یعنی یہ کہ نہ صرف آپ کی خلافت قدرت ثانیہ کی عمومی پیشگوئی کے تحت تھی بلکہ آپ کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی خصوصی پیشگوئیاں اور وعدے بھی ہیں۔

اس ضمن میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی ایک روایت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب انجمن کا قیام ہو رہا تھا، ان دنوں انجمن کے ممبران کے انتخاب یا قوانین کے بارے میں کوئی میٹنگ ہو رہی تھی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ بار بار اندر آکر حضرت مسیح موعودؑ کو اطلاع دیتے اور ہدایات لیتے۔ اس دوران حضورؑ، حضرت اماں جانؓ والے دالان میں ٹہل رہے تھے۔ آخری بار جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بات بتا کر واپس گئے تو حضور سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو گئے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ بھی پیچھے چلتے چلتے حضورؑ کے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور ممکن ہے کہ حضورؑ نے قدموں کی چاپ پہچان لی ہو۔ حضورؑ نے وہیں کھڑے کھڑے پیچھے دیکھے بغیر بظاہر حضرت اماں جانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: ”کبھی تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ محمود کی خلافت کی بابت ان لوگوں کو بتا دیں پھر میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنے وقت میں خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔“

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ حلفاً بیان کرتی ہیں کہ یہ واقعہ بعینہٖ ایسے ہی وقوع ہوا اور ایک ایک لفظ ایسے ہی ارشاد فرمایا تھا۔

(تاریخ احمدیت، جلد چہارم، صفحہ 60)

پسر موعود کی تعیین کے بارے میں بعض اشارے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بہت سی تحریرات سے پتہ لگتا ہے کہ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو پسر موعود سمجھتے تھے اور آپ نے اپنی تحریرات میں اس بارے میں بعض اشارے بھی فرمائے۔ اس سے پہلے کہ ہم ان تحریرات کو پیش کریں ایک امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

بشیر ثانی، محمود، اور مصلح موعود پسر موعود ہی کے نام ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کو پسر موعود کی پیش خبری 20/ فروری 1886ء میں ملی۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ اس پیشگوئی سے متعلق ضروری امور وقتاً فوقتاً آپؑ پر کھولتا رہا، اور آپؑ نے ان امور کو خدائی علم پا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ بشیر اوّل کی وفات کے بعد لوگوں کی طرف سے اس پیشگوئی کے بارے میں بہت سے اعتراضات کیے گئے جس کے جواب میں آپؑ نے وہ ”حقانی تحریر برواقعہ وفاتِ بشیر“ تحریر فرمایا جو عرف عام میں ”سبز اشتہار“ کے نام سے مشہور ہے۔ اس اشتہار میں آپؑ نے تفصیل کے ساتھ پسر موعود کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے دوسرے الہامی ناموں مثلاً فضل عمر اور مصلح موعود کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ بعض منکرین کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ بشیر ثانی (یعنی پسر موعود) اور مصلح موعود دو علیحدہ افراد ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مصلح موعود کے بارے میں بیان فرمودہ تعیین کو سمجھنے کے لیے اس اعتراض کا جواب بہت ضروری ہے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ بشیر ثانی، مصلح موعود، اور محمود ایک ہی فرد کے نام ہیں اور یہی فرد 20/ فروری کی پیشگوئی کا پسر موعود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں: ”مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا

اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی (یا مصلح موعود۔ ناقل) کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔"

(سبز اشتہار، روحانی خزائن، جلد دوم، صفحہ 467، حاشیہ)

پہلے جملہ میں حضورؑ نے انتہائی صراحت کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے کہ یہ مختلف نام ایک ہی فرد سے متعلق ہیں۔ آخری جملہ میں فرمایا کہ بشیر اوّل اور بشیر ثانی کا ذکر ایک ہی پیشگوئی میں ہے اور متعصب سے متعصب دشمن بھی اس امر کا اقراری ہے کہ یہاں 20؍فروری کی پیشگوئی میں پسر موعود ہی کا ذکر ہے۔ پھر اسی اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: "الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ دیکھو اشتہار 20؍فروری 1886ء و اشتہار 10؍جولائی 1888ء۔ سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور فوت بھی ہو گیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔"

(سبز اشتہار، روحانی خزائن، جلد دوم، صفحہ 453، حاشیہ)

یہاں بھی آپؑ نے انتہائی صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ 20؍فروری کی پیشگوئی کا پسر موعود اور بشیر ثانی اور محمود ایک ہی ہیں۔ اسی طرح اسی مضمون میں اس سے پہلے دو قسم کی رحمتوں کے نزول والی عبارت میں بھی حضورؑ نے انتہائی قطعی الفاظ میں یہ بات بیان کی ہے کہ محمود، بشیر ثانی اور پسر موعود ایک ہی ہیں۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ 463 کے حاشیہ میں آپ فرماتے ہیں: "اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ 20؍فروری 1886ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

ان اقتباسات سے نہ صرف قطعی طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بشیر ثانی، مصلح موعود، فضل عمر، محمود اور پسر موعود ایک ہی فرد کے مختلف نام ہیں بلکہ مزید بر آں ان اقتباسات سے اس اعتراض کا بھی جواب مل جاتا ہے کہ بشیر اول کو پسر موعود متصور کرنا حضورؑ کا ذاتی اجتہاد تھا اور در حقیقت پسر موعود نے بعد کے زمانہ میں ظاہر ہونا تھا کیونکہ مندرجہ بالا عبارت میں حضورؑ نے انتہائی قطعی الفاظ میں فرمایا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا..." پس یہاں اجتہادی غلطی کا کوئی گمان نہیں۔

پسر موعود کی تعیین کے متعلق بعض ارشادات

اس وضاحت کے بعد اب ہم اس امر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی اپنے کسی بیٹے کو پسر موعود قرار دیا یا نہیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو خدائی اشاروں کے موافق پسر موعود سمجھتے تھے۔ یہاں یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کے وقت بھی حضورؑ نے اس احتمال کا اظہار کیا تھا کہ ممکن ہے یہی بیٹا پسر موعود ہو اور اسی بنا پر آپ کا نام بھی بشیر اور محمود رکھا گیا۔ مگر ساتھ ہی وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابھی خدا تعالیٰ نے یہ معاملہ نہیں کھولا کہ یہی بیٹا پسر موعود ہے یا وہ 9 سالہ میعاد میں کسی اور وقت پیدا ہو گا۔ مگر بعد ازاں حضورؑ کے بعض اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو ہی پسر موعود سمجھتے تھے۔ آپؑ اپنی کتاب سراج منیر میں تحریر فرماتے ہیں: "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہو گا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 36)

یہاں آپ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو سبز اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے اور جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے کہ سبز اشتہار کا محمود اور 20؍فروری کی پیشگوئی کا پسر موعود ایک ہی فرد ہیں۔ مزید بر آں سراج منیر وہ کتاب ہے جو آپؑ 20؍فروری کی پیشگوئی کے معًا بعد تحریر فرمانا چاہتے تھے، اور جس کی طرف مولوی محمد حسین بٹالوی کے مذکورہ بالا خطوط میں بھی اشارہ ملتا ہے، مگر آپ نے اس کتاب کی اشاعت کو اس وقت تک ملتوی کر دیا تھا جب تک کہ پسر موعود کا تعین نہیں ہو جاتا۔

پھر مندرجہ بالا اقتباس میں آپؑ نے پیشگوئی کی میعاد کا بھی ذکر کیا ہے۔ اگر بفرض محال مان بھی لیا جائے کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی اَور ہے اور 20؍فروری والی اَور، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ سبز اشتہار کی پیشگوئی کے ساتھ تو کوئی میعاد مقرر نہیں۔ ہاں البتہ 20؍فروری کی پیشگوئی کے ساتھ 9 سال کی میعاد مقرر تھی۔ پس حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو یہاں 20؍فروری والی پیشگوئی کا پسر موعود ہی قرار دیا جا رہا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ ضمیمہ انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں: ”محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے“ (ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 299)

اسی طرح تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219 میں تحریر فرمایا:

”محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اِس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12/ جنوری 1889ء کو مطابق 9/ جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی مَیں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ 4 میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ۔

اے فخرِ رُسل قُربِ تُو معلومم شد
دیر آمدۂ زراہ دُور آمدۂ“

پھر آپؑ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں: ”جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ 20/ فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے بعض نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی ۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 373)

مندرجہ بالا تمام اقتباسات میں یہ آخری اقتباس سب سے زیادہ واضح ہے۔ پہلے اقتباسات میں تو حضورؑ نے اس احتمال کا اظہار فرمایا ہے مگر اس آخری اقتباس میں حضورؑ نے انتہائی صراحت کے ساتھ 20/ فروری کی پیشگوئی کا ذکر فرما کر، پھر بشیر اول کی وفات کے بعد میعاد کے اندر (یعنی 9 سال کے عرصہ میں) پسر موعود یعنی بشیر ثانی کی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا، ”اس کے مطابق“ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیدا ہوئے۔

ایک اور لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ ان تمام اقتباسات میں حضورؑ نے تعیین کے علاوہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی اس وقت کی عمر کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس میں غالباً اس طرف اشارہ ہے کہ بعض بچوں کے خوردسالی میں فوت ہونے کے بعد پسر موعود نے لمبی عمر پانے والا ہونا تھا۔

ان تحریرات سے جہاں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت اور حضرت مصلح موعودؓ کے اعلیٰ اور ارفع مقام کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی ہیں۔

(مرتبہ: طلحہ علی۔ مربی سلسلہ فلپائن)

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل بَرمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو
(کلامِ محمود)
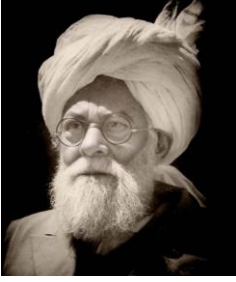
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ کی یاد میں

کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم سلمہا اللہ

عجب محبوب تھا سب کی محبت اس کو حاصل تھی
دلوں میں جڑ ہو جس کی وہ عقیدت اس کو حاصل تھی

ہیں سب یہ جانتے کہ کام معمولی نہ تھا اس کا
کہ مامورِ زمانہ کی نیابت اس کو حاصل تھی

اُسے قدرت نے خود اپنے ہی ہاتھوں سے سنوارا تھا
تھا جس کا شاہکار اس کی ضمانت اس کو حاصل تھی

علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر تھا گر سینہ
تو میدانِ عمل میں خاص شہرت اس کو حاصل تھی

اُولوالعزم و جواں ہمت تھا وہ عالی گہر ایسا
زمانے بھر سے ٹکرانے کی ہمت اس کو حاصل تھی

رضا کے عطر سے ممسوح کر کے اُس کو بھیجا تھا
وہ ایسا گُل تھا کہ ہر گُل کی نکہت اس کو حاصل تھی

اُسے ملتا تھا جو بھی وہ اسی کا ہو کے رہ جاتا
کہ دل تسخیر کر لینے کی قوت اس کو حاصل تھی

اُٹھاتا تھا نظر اور دل کے اندر جھانک لیتا تھا
خدا کے فضل سے ایسی بصیرت اس کو حاصل تھی

خدا نے خود اسے ”فضلِ عمر“ کہہ کے پکارا تھا
عمرؓ سا دبدبہ ویسی ہی شوکت اس کو حاصل تھی

وہ نورِ آسمانی تھا زمیں پہ جو اُتر آیا
کلمۃُ اللہ ہونے کی سعادت اس کو حاصل تھی

وجیہ و پاک لڑکے کی خدا نے خود خبر دی تھی
عجب رنگِ ذکا، شانِ وجاہت اس کو حاصل تھی

وہ ذہن و فہم کی جس کے خدا نے خود گواہی دی
ذہانت اس کو حاصل تھی، فراست اس کو حاصل تھی

”یہ ممکن ہے اسیروں کے جہاں میں رستگار آئیں“
کہاں وہ بات لیکن جو فضیلت اس کو حاصل تھی

جو نظروں کو جکڑ لے ایسی صورت کا وہ مالک تھا
دلوں کو کھینچ لے جو ایسی سیرت اس کو حاصل تھی

تبسم زیرِ لب، روشن جبیں، روئے گلاب آسا
جو یوسفؑ کو ملی تھی ایسی طلعت اس کو حاصل تھی

وہ اس کی زندگی کہ سعیٔ پیہم سے عبارت تھی
نہ دن کا چین، نہ شب کی فراغت اس کو حاصل تھی

ہجوم افکار کا، جُہدِ مسلسل اور کٹھن راہیں
مگر پھر بھی طبیعت کی بشاشت اس کو حاصل تھی

نظیرِ حسن و احسانِ مسیح و مہدیؑ دوراں
تھا جس کی ذُریّت اس کی شباہت اس کو حاصل تھی

مصائب سے وہ کھیلا اور طوفانوں سے ٹکرایا
نہ اس کے عزم میں اور حوصلے میں لیک فرق آیا

الٰہی روح پہ اس کی سدا نوروں کی بارش ہو
جماعت پہ بھی اس کی تیرے فضلوں کا رہے سایہ

ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

خلافتِ ثانیہ کے پچیس سال مکمل ہونے پر اور سلسلہ کے قیام پر پچاس سال مکمل ہونے کے موقع پر(مارچ 1939ء میں) جماعت میں اظہارِ تشکر کے طور پر خلافت جوبلی منانے کی تجاویز ہوئیں ۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کو جو ہدایات فرمائیں اس میں سے چند درج ذیل ہیں:

لوائے احمدیت کے متعلق رہنمائی

”یہ تو ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا قائم رکھا جاتا تھا۔ بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ اب تک ترکوں کے پاس رسول کریم ﷺ کا جھنڈا موجود ہے۔

یہ صحیح ہو یا نہ ہو۔ بہر حال ایک لمبے عرصہ تک مسلمانوں کے پاس جھنڈا قائم رہا اس لئے اس زمانہ میں بھی جو احمدیت کا ابتدائی زمانہ ہے ایسے جھنڈے کا بنایا جانا اور قومی نشان قرار دینا جماعت کے اندر خاص قومی جوش کے پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔“

جلوس کے متعلق ہدایات

احادیث سے جلوس کا جواز ثابت کرنے اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پسندیدگی کا ذکر کرنے کے بعد حضورؓ نے اصولی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

”ہمارے ہاں جلوس کا طریق غلط ہے اسے تماشا بنالیا جاتا ہے۔ بجائے سنجیدہ بنانے کے ...میں سب کمیٹی کی تجویز کو اس شرط پر منظور کرتا ہوں کہ وقار اسلامی کو مدنظر رکھا جائے۔ ایسا طریق اختیار کیا جائے جس سے احمدیت کی شوکت کا اظہار ہو اور ایسا نہ ہو جس سے اس کے وقار کو صدمہ ہو۔“

فلم تیار کرنے کی تجویز کو اس زمانہ کے حالات کے مطابق حضور نے غیر پسندیدہ قرار دیتے ہوئے نامنظور فرمایا۔

مشاعرہ کے متعلق ہدایات

”موجودہ حالات میں میری رائے یہی ہے کہ مشاعروں میں تکلّف زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے بجائے اس کے عام تحریک کر دینی چاہیئے کہ دوست شعر کہیں ...اس طرح جو نظمیں آئیں ان کو تقریروں کے دوران میں ہی پڑھنے کا موقع دے دیا جائے۔(یہ نظمیں ...بلاوجہ لمبی نہ ہوں) خلاف ادب مضامین ان میں نہ ہوں۔ خلاف علم نہ ہوں اور صرف وہی نظمیں پڑھنے کی اجازت دی جائے جو دینی جوش کے ماتحت کہی گئی ہوں۔“

چراغاں کے متعلق ہدایات

”مَیں یہی فیصلہ کرتا ہوں کہ منارۃ المسیح پر روشنی کا انتظام کرایا جائے تا اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو جو بڑھایا ہے اس کا ظاہری طور پر بھی اظہار ہو جائے۔ باقی اس موقع پر صدقہ و خیرات کر دیا جائے اور چونکہ قادیان کے غریب احمدی تو لنگرخانہ سے کھانا کھائیں گے اس لیے یہاں صدقہ کیا جائے وہ غیر احمدیوں بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کو بھی دیا جائے۔“

اس بابرکت موقع پر پہلی دفعہ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ جھنڈے کی تیاری کے سلسلہ میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت وعقیدت اور رفقائے حضرت مسیح موعودؑ کی عزت و تکریم کی ایک بہت ہی پیاری اور نادر مثال قائم کرتے ہوئے یہ طریق اختیار فرمایا کہ:

”میرا خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے پیسہ پیسہ یا دھیلہ دھیلہ کر کے ایک مختصر سی رقم لے کر اس سے روئی خریدی جائے اور صحابیات کو دی جائے کہ وہ اس کو کاتیں اور اس سوت سے صحابی درزی کپڑا تیار کریں۔ اسی طرح صحابہ ہی اچھی سی لکڑی تراش کر لائیں پھر اس کو ...جماعت کے نمائندوں کے سپرد کر دیا جائے کہ یہ ہمارا پہلا قومی جھنڈا ہے ...اس طرح جماعت کی روایات اس سے اس طرح وابستہ ہو جائیں گی کہ آئندہ آنے والے لوگ اس کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں گے۔“

(رپورٹ مشاورت 1939ء، سوانح فضل عمر، جلد چہارم صفحات 21-22)

غیروں کے لیے بھی دعائیں کرو

جلسہ خلافت جوبلی کے آخری روز سے خطاب کرتے ہوئے آپؓ نے نصیحت فرمائی:

غیروں کے لیے بھی دعائیں کرو۔ ان کے متعلق اپنے دلوں میں غصہ نہیں بلکہ رحم پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس شخص پر رحم آتا ہے جو اپنے دشمن پر رحم کرتا ہے۔ پس تم اپنے دلوں میں ہر ایک کے متعلق خیر خواہی اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ انہی دنوں ایک وزیری پٹھان آئے اور کہنے لگے دعا کریں انگریز دفع ہو جائیں۔ میں نے کہا

ہم بد دعا نہیں کرتے۔ یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمارے ہو جائیں۔ پس کسی کے لیے بد دعا نہ کرو کسی کے متعلق دل میں غصہ نہ رکھو۔ بلکہ دعائیں کرو اور کوشش کرو کہ اسلام کی شان و شوکت بڑھے اور ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے۔

(سوانح فضل عمر، جلد چہارم، صفحہ 32)

عملی اصلاح

احبابِ جماعت کی عملی اصلاح کی طرف متوجہ کرتے ہوئے تقسیم برصغیر سے قبل قادیان کے آخری جلسہ سالانہ میں حضورؓ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کرکے جماعت کرا لی جائے یا اگر بچے نہ ہوں تو بیوی کو ہی اپنے ساتھ کھڑا کرکے نماز باجماعت ادا کی جائے۔

دوسرے سچائی پر قیام۔ ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔

تیسرے محنت کی عادت۔ ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت میں سے بالکل مٹ جائے اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس کام کو پوری تندہی سے سرانجام دے یا اس کام میں فنا ہو جائے۔

چوتھے عورتوں کی اصلاح۔ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کا قیام اور عورتوں کی دینی تعلیم پھیلانے کی کوشش۔

یہ چار نصیحتیں آپ لوگوں کو کرنے کے بعد میں دعا کے ساتھ آپ لوگوں کو رخصت کرتا ہوں۔ اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل کریں گے تو پھر خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی تبلیغ میں بھی برکت پیدا کرے گا، آپ کے کاموں میں بھی برکت پیدا کردے گا اور اسلام کی فتح کو قریب سے قریب تر لے آئے گا۔ یہ چار دیواریں ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔

(الفضل، 16 جنوری 1947ء)

حقیقی قومی جذبہ

یورپ کے احمدی مبلغین کی ایک کانفرنس کی تقریب پر حضرت فضل عمرؓ نے اپنے پیغام میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ”تمہارا اوّلین مقصد لوگوں کو خدا کی طرف بلانا اور دنیا میں امن کی فضا قائم کرنا ہے“ اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی قومی جذبہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”میں آپ نمائندگان کو جو یورپین مشنوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کانفرنس کے لیے سوئٹزرلینڈ میں جمع ہیں برکت کی دعا کرتا ہوں۔ اور اس امر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں کہ تمہارا اوّلین مقصد لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانا ہے اور دنیا میں امن کی فضا قائم کرنا ہے۔

اسلام کبھی بھی حقیقی قومی جذبہ کا مخالف نہیں ہاں تنگ قومی نظریہ کا مخالف ضرور ہے۔ حقیقی قومی جذبہ تو اسی نظریہ کا حامل ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔ نہ یہ کہ اس کے الٹ ہو۔ وہ قوم جو تمام دنیا میں امن کی خواہاں ہو اسے بہر حال دوسری قوموں کا اعتماد حاصل کرنا از بس ضروری ہوتا ہے۔ حقیقی قومی جذبہ کا دراصل مطلب یہی ہے کہ وہ دوسری قوموں کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھے تا اس کے نتیجہ میں اس کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک روا رکھا جائے اگر کوئی قوم ایسا طرز عمل اختیار نہیں کرتی تو وہ اپنی تباہی کے لیے خود گڑھا کھودنے کے مترادف عمل کرتی ہے اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی کے اور کسی صورت میں ظاہر نہیں ہوتا۔ پس تم ہمیشہ ایسے ہی قومی جذبہ کے لیے کوشاں رہو جو حقیقی قومی جذبہ کا حامل ہو اور اسی طرف راہنمائی کرے اور جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تمام دنیا کی اقوام متحد ہو کر آستانہ الٰہی پر سر بسجود ہوں اور یک دل و یک زبان ہو کر خدا کی بادشاہت کی طالب ہوں کہ وہ اس زمین پر آئے اور خستہ حال بنی نوع انسان کو تباہی سے بچائے“۔

(روزنامہ الفضل، 17/اگست 1951ء)

محنت اور قربانی کی عادت ڈالیں

1937ء میں نئے سال کے آغاز پر محنت اور قربانی کی عادت ڈالنے کی نصیحت کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ ہمارے لیے بہت نازک وقت آرہا ہے۔ اپنی اصلاح کرلو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو ورنہ تمہاری حالت اس بھیڑ کی سی ہوگی جو ہر وقت بھیڑیئے کے رحم پر ہے جب تک تم بہت کوشش اور استقلال سے اپنے آپ کو شیروں میں تبدیل نہیں کرلیتے اس وقت تک تم بھیڑیں ہو جن کی جانیں ہر وقت غیر محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں اختیار دیا ہے کہ اگر چاہو تو شیر بن جاؤ جو جنگل میں اکیلا بھی محفوظ ہوتا ہے لیکن بھیڑیں دس بیس بھی غیر محفوظ ہوتی ہیں پس اس کے لیے کوشش کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ لغو عادتوں کو دُور کرنے کی توفیق دے اور توفیق دے کہ تم محنتی اور بہت کام کرنے والے بن جاؤ۔ اپنے اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین کے لیے خرچ کرنے والے بن جاؤ تا تھوڑے ہو کر بہتوں پر غلبہ حاصل کرنے والے بن سکو۔

(الفضل، 3 فروری 1937ء)

بنی نوع سے محبت کرو

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بنی نوع سے محبت کرو۔ یادرکھو کہ عداوت میٹھی چیز نہیں محبت میٹھی چیز ہے تم دیکھو دونوں میں سے کون سی چیز آرام دہ ہے۔ آیا محبت آرام دہ ہے یا غصہ۔ تم غور کرو کہ تم جس وقت غصہ کی حالت میں ہوتے ہو اس وقت آرام کی حالت میں ہوتے ہو یا جس وقت محبت کے جذبات وخیالات میں۔ جب تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ امن خدا کی طرف سے آتا ہے۔ غضب اس وقت جائز ہے جب خدا کے غضب کے مقابلہ میں آجائے ورنہ محبت ہی ضروری ہے۔ جو لوگ حُسنِ سلوک اور محبت کے جذبات چھوڑ دیتے ہیں ان کے لیے یہاں ہی جہنم ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ دوسروں سے ملنساری پیدا کرو۔ اخلاقِ فاضلہ یہ نہیں ہیں کہ جو تم سے ملتا ہے اس سے نرمی کا سلوک کرو بلکہ اخلاقِ فاضلہ کا منشاء یہ ہے کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ ان سے ملو اور ان سے ہمدردی اور عمدہ برتاؤ کرو....

(سوانح فضل عمر، جلد پنجم، صفحہ 130)

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے

قرآن مجید کے ناصحانہ انداز میں یہ امر نمایاں ہیں کہ ایک ہی بات کو بار بار مگر مختلف انداز سے پیش کیا جائے تا کہ تکرار سے تنوع کا حسن اور مختلف طبائع سے مناسبت کی خوبصورتی پیدا ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ناصحانہ انداز بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ آپ نے مئی 1948ء میں "آپ کی تلاش ہے" کے عنوان سے ایک نہایت اچھوتے انداز میں جماعت کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

1۔ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

2۔ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے۔ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہارِ نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

3۔ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں؟ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں؟ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

4۔ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

5 کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں، ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں، ہفتوں اور مہینوں۔

6۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے؟ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لیے تیار ہو سکتے ہیں؟

7۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں کہ ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مارو۔ آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کہ آپ سچے ہیں۔

8۔ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہر گز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں، خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں، اپنے محلّہ میں، اپنے گھر میں، اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

(مرزا محمود احمد)

(سوانح فضل عمر، جلد چہارم، صفحات 458-459، فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہجرت کا فلسفہ و حکمت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

آج سے قریباً 23-24 سو سال پہلے کی بات ہے یونان میں ایک شخص ہوُا کرتا تھا وہ یہ تعلیم دیتا تھا کہ خدا ایک ہے۔ اور وہ دیویاں اور بت جن کے لوگ معتقد ہیں باطل ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے فرشتے موجود ہیں اور کائنات کے مختلف کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی مرضی اپنے نیک بندوں پر ظاہر کرتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے نیک بندوں پر جلوہ گر ہوتے ہیں اور ان سے کلام کرتے ہیں۔ اس کی یہ بھی تعلیم تھی کہ جس حکومت کے ماتحت تم رہو۔ اس کے فرمانبردار رہو۔ اگر تم نے دنیا میں امن قائم رکھنا ہے تو تمہیں حکومت سے اپنے مطالبات ہمیشہ امن کے ساتھ منوانے چاہئیں اور اگر کسی وقت تمہیں اس حکومت پر اعتماد نہ رہے بلکہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے مذہبی احکام کے بجالانے میں روک بنتی ہے اور تم پر مظالم ڈھاتی ہے اور جبراً تمہارا مذہب تم سے چھڑانا چاہتی ہے تو تمہیں اس ملک کو چھوڑ دینا چاہئے اور ایسی حکومت کے ماتحت جا کر بس جانا چاہئے جو خدائی احکام کے بجالانے میں کوئی روک پیدا نہ کرتی ہو۔ یہ ساری تعلیمیں قرآن کریم میں بھی موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص کامل طور پر نبی نہیں تھا تو ایک مأمور من اللہ یا مجدّد کی حیثیت ضرور رکھتا تھا۔ اس کا نام سقراط تھا جب حکومت کو یہ معلوم ہوُا کہ وہ حکومت کے خلاف تعلیم دیتا ہے تو اس پر مقدمہ چلایا گیا اور مقدمہ چلانے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے زہر پلا کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ پرانے زمانے میں یہ بھی سزا کا ایک طریق تھا کہ جس شخص کو موت کی سزا دی جاتی تھی اسے زہر پلا کر مار دیا جاتا تھا۔ سقراط کی سزا کے لیے کوئی معیّن تاریخ مقرر نہ ہوئی۔ ہاں یہ بتایا گیا کہ جس دن فلاں جہاز جو فلاں جگہ سے چلا ہے اس ملک میں پہنچے گا تو اس کے دوسرے دن اس کو مار دیا جائے گا۔ سقراط کے ماننے والوں میں بہت سے ذی اثر لوگ بھی تھے وہ اس کے پاس جاتے۔ اور اس پر زور دیتے کہ وہ ملک چھوڑ دے اور کسی اور ملک میں جا بسے۔ افلاطون بھی سقراط کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد تھا۔ وہ اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک دن سقراط کا ”فریتو“ نامی شاگرد ان کے پاس گیا۔ وہ اس وقت میٹھی نیند سو رہے تھے۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی اور ان کے جسم سے اطمینان اور سکون ظاہر تھا۔ فریتو پاس بیٹھ گیا اور پیار سے آپ کا چہرہ دیکھتا رہا۔ آپ کی اس حالت کو دیکھ کر کہ آپ نہایت اطمینان سے سو رہے ہیں اس پر بڑا گہرا اثر ہوُا۔ اس نے آپ کو جگایا نہیں بلکہ آرام سے پاس بیٹھ کر آپ کا چہرہ دیکھتا رہا۔ جب آپ کی آنکھ کھلی تو آپ نے دیکھا کہ آپ کا فریتو نامی شاگرد آپ کے پاس بیٹھا ہوُا ہے اور پیار سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا تم کب آئے ہو اور کس طرح یہاں پہنچے ہو۔ فریتو نے کہا میں آپ کو دیکھنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے کہا تم اتنی جلدی صبح صبح کس طرح آ گئے۔ فریتو نے کہا جیل کے افسر میرے دوست ہیں اس لیے اندر آنے کی مجھے اجازت مل گئی ہے۔ میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا معلوم ہوتا ہے تم بہت دیر سے یہاں بیٹھے ہوئے ہو تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔ فریتو نے کہا میں جب کمرے میں داخل ہوُا تو آپ سوئے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی اس لیے میں نے آپ کو جگایا نہیں بلکہ آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ اس بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوُا کہ وہ شخص جس کی موت کا حکم سنایا گیا ہے کس اطمینان اور سکون سے سویا ہوُا ہے۔ سقراط نے کہا میاں! کیا خدا تعالیٰ کی مرضی کو کوئی انسان دُور کر سکتا ہے۔ فریتو نے کہا نہیں۔ سقراط نے کہا کیا تم اس کی مرضی پر خوش نہیں۔ فریتو نے کہا ہاں ہم اس کی مرضی پر خوش ہیں۔ سقراط نے کہا جب خدا نے میرے لیے موت مقدر کی ہے اور میں اس کی رضا پر راضی ہوں تو پھر اس پر بے چینی کی کیا وجہ۔ مجھے تو خوش ہونا چاہئے کہ میرے خدا کی یہ مرضی ہے کہ وہ مجھے موت دے۔ فریتو تم بتاؤ کہ اس وقت تم مجھے کیا کہنے آئے تھے۔ فریتو نے جواب دیا میرے آقا میں آپ کو ایک بُری خبر دینے آیا تھا کہ اس جہاز کی آمد کے دوسرے دن آپ کو زہر پلائے جانے کا فیصلہ ہے۔ وہ گو ابھی تک پہنچا تو نہیں لیکن خیال ہے کہ آج شام کو پہنچ جائے گا۔ اس لیے کل آپ کو مار دیا جائے گا۔ اس پر سقراط ہنس پڑے اور کہا۔ میرا تو یہ خیال نہیں کہ وہ جہاز آج پہنچے وہ کل یہاں پہنچے گا۔ فریتو نے کہا وہ جہاز فلاں جگہ پر لگا ہوُا ہے اور ایک آدمی خشکی کے ذریعہ یہاں آیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ جہاز آج شام تک یہاں پہنچ جائے گا۔ کل کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سقراط نے کہا فریتو بے شک اس شخص نے یہ بتایا ہے کہ جہاز آج شام تک پہنچ جائے گا لیکن جب خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ جہاز کل یہاں پہنچے گا تو ویسا ہی ہوگا۔ فریتو نے کہا۔ میرے آقا آپ کو کیسے علم ہوُا کہ وہ جہاز کل یہاں پہنچے گا۔ سقراط نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک خوبصورت عورت میرے پاس آئی ہے اس نے میرا نام لیا اور کہا۔ تیار ہو جاؤ پرسوں جنت کے دروازے تمہارے لیے کھول دیے جائیں گے۔ فریتو کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ جہاز آج شام کو یہاں پہنچ جائے گا۔ اگر جہاز آج یہاں پہنچ جائے تو کیا کل مجھے سزا

دے دی جائے گی؟ لیکن فرشتے نے مجھے کہا ہے کہ پرسوں تمہارے لیے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے اس لیے جہاز آج نہیں آئے گا کل آئے گا اور پرسوں مجھے مار دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا ایک طوفان آیا اور جہاز کو وہیں ٹھہرنا پڑا۔ اور دوسرے دن وہ اس شہر میں پہنچ سکا اور تیسرے دن وہ مارے گئے۔

آپ کی بات سننے کے بعد اس شاگرد نے کہا آپ کیوں ضد کر رہے ہیں کیا آپ کو ہم پر رحم نہیں آتا۔ اگر آپ زندہ رہیں گے تو ہمیں آپ سے بہت سے فوائد حاصل ہوں گے۔ اگر آپ یہاں سے بھاگ جائیں اور کسی اور حکومت کے زیر سایہ رہنا شروع کر دیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ سقراط نے کہا میں اس ملک سے کس طرح بھاگ سکتا ہوں کیا میں عورتوں کا لباس پہن کر یہاں سے بھاگ جاؤں۔ اگر میں عورتوں کا لباس پہن کر یہاں سے بھاگ جاؤں تو لوگ کہیں گے سقراط عورتوں کا لباس پہن کر بھاگ گیا۔ یا پھر میں جانوروں کی کھال میں لپٹ کر یہاں سے بھاگ جاؤں۔ کیا اس سے میری عزت ہو گی؟ فریتو نے کہا میرے آقا یہ ٹھیک ہے لیکن ہم ان چیزوں کے بغیر آپ کو نکالیں گے۔ میں ایک مال دار آدمی ہوں اور فوجی افسر میرے تابع ہیں۔ میں نے ان سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ میری اس بارہ میں کیا مدد کریں گے اور آپ کو عزت کے ساتھ کسی اور ملک میں چھوڑ آئیں گے۔ جن میں سے اس نے کریٹ کا نام بھی لیا۔ سقراط نے کہا۔ پھر تم جانتے ہو کیا ہو گا ایک بھاری رقم بطور تاوان ڈالی جائے گی۔ اور جب ایسا ہو گا تو فریتو تم ہی بتاؤ کیا یہ اچھی بات ہو گی کہ میں اپنی جان بچانے کے لیے اپنے ایک شاگرد کو تباہ کر دوں۔ فریتو نے کہا میرے آقا آپ اس کا خیال نہ کریں۔ آپ کے شاگرد بہت سے ہیں اور یہ رقم ہم آپس میں بحصہ رسدی تقسیم کر لیں گے۔ سقراط نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن جب حکومت کو پتہ چلا تو وہ سب کو قید کر لے گی۔ فریتو نے کہا ہاں آقا۔ مگر وہ کچھ مدت کے بعد ہمیں چھوڑ دے گی۔ سقراط نے کہا مگر کیا یہ اچھی بات ہو گی کہ میں اپنی جان بچانے کے لیے اپنے شاگردوں کو قید خانہ میں ڈلواؤں۔ فریتو نے کہا۔ مگر آقا آپ سوچیے آپ روحانیت کی تعلیم دیں گے اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں گے۔ یہ کتنا بڑا کام ہے اس لیے اگر ہم قید میں بھی گئے تو کیا ہؤا۔ سقراط نے کہا ٹھیک ہے اور شاید یہ بات سوچنے کے قابل ہو۔ مگر فریتو مَیں جو 85 سال کا ہو گیا ہوں اگر کسی ملک میں جاتے ہوئے رستہ میں مر جاؤں تو مجھے کون عقلمند کہے گا کہ میں نے یونہی مفت میں تباہی ڈال دی۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے میرے شاگرد! تم بتاؤ تو سہی میں تمہیں اس حکومت کے بارہ میں جس کے ماتحت تم رہتے ہو۔ کیا تعلیم دیا کرتا تھا۔ فریتو نے کہا آپ ہمیں یہی تعلیم دیا کرتے تھے کہ اس حکومت کا ہمیشہ فرمانبردار رہنا چاہیے۔ سقراط نے کہا اب تم ہی بتاؤ کہ میں اس چیز کی ساری عمر تعلیم دیتا رہا۔ اب اگر میں موت کے ڈر سے اس ملک سے بھاگ جاؤں تو دنیا یہی کہے گی نا کہ میں یہاں کی زندگی میں جھوٹے دعویٰ کیا کرتا تھا پھر تم ہی بتاؤ کہ کیا حکومت ظالم ہے جس کی وجہ سے ہمیں اس ملک سے نکلنا اور اس کے قانون توڑنا جائز ہے؟ دنیا کی کوئی حکومت اپنے آپ کو ظالم نہیں کہتی۔ اگر میں یہاں سے پوشیدہ کسی اور ملک میں بھاگ جاؤں تو میری بات دوسروں پر کیا اثر کرے گی۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ یہ تو وہی بات ہے جس پر اس نے خود عمل نہیں کیا۔ میں اس حکومت میں پیدا ہؤا اور دعویٰ کے بعد چالیس سال تک اس ملک میں رہا۔ کیا چالیس سال کے عرصہ میں میرے لیے اس ملک کو چھوڑ جانے کا موقع نہ تھا۔ حکومت یہ کہے گی کہ اگر ہم ظالم تھے تو یہ چالیس سال کے دوران کیوں باہر نہیں چلا گیا۔ بلکہ یہ تو ہمارے انصاف کا اتنا قائل تھا کہ یہ شہر سے باہر بھی نہیں نکلتا تھا۔ میں ان باتوں کا کیا جواب دوں گا۔ غرض اس نے ایک لمبی بحث کے بعد کہا۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں یہیں رہوں گا اور حکومت کے مقابلہ کے لیے تیار نہیں ہوں گا۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے سقراط کا یہ دعویٰ تھا کہ اسے الہام ہوتا ہے اور اس نے اپنے الہام کی ایک معین صورت کو پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ جہاز آج نہیں پہنچے گا کل پہنچے گا۔ میرے خدا نے مجھے کہا ہے کہ تمہارے لیے جنت کے دروازے پرسوں کھول دیئے جائیں گے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ شخص خدا تعالیٰ سے تائید حاصل کرنے والا تھا۔ اس نے اپنی جگہ سے نکلنے کا نام نہیں لیا۔ ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں قادیان سے کیوں باہر نکلا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں قادیان سے نکلنا نہیں چاہیے تھا اور میں نے خود بھی کہا تھا کہ میں قادیان سے نہیں نکلوں گا۔ بلکہ میں نے بتایا ہے کہ سقراط جو ایک مامور من اللہ تھا اس کی زندگی میں بھی ایک واقعہ پیش آیا اور اس نے اپنے شہر سے نکلنے سے انکار کر دیا۔

جیسا واقعہ سقراط کو یونان میں پیش آیا تھا ویسا ہی واقعہ مجھے قادیان میں پیش آیا۔ لیکن ایک اور واقعہ بھی ہے جو ہمیں ایک اور نبی اللہ کے متعلق ملتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ فیصلہ تھا کہ وہ یہود کی بادشاہت کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ مگر آپ پر ایک وقت ایسا آیا جب سارا ملک آپ کا دشمن ہو گیا۔ اور اس کی دشمنی ایک خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ یہودیوں نے حکومت کے نمائندوں کے پاس آپ کے متعلق شکایتیں کیں۔ اور آپ کو پکڑوا دیا گیا اور آخر حکام کو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کیا گیا کہ آپ باغی ہیں۔ جس طرح یونان کے مجسٹریٹوں نے یہ فیصلہ کیا کہ سقراط باغی ہے۔ اسی طرح فلسطین کے مجسٹریٹوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام باغی ہیں۔ دونوں کے متعلق ایک ہی قسم کا الزام تھا۔ سقراط کے پاس جب ان کے شاگرد گئے اور آپ کو انہوں نے کہا کہ آپ ملک سے نکل جائیں تو سقراط نے کہا نہیں نہیں میں اس ملک سے باہر نہیں نکل سکتا۔ خدا کی تقدیر یہی ہے کہ میں یہاں

رہوں اور زہر کے ذریعہ مارا جاؤں۔ اگر میں اس ملک سے باہر نکلتا ہوں تو خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف کرتا ہوں۔ ادھر حضرت مسیح علیہ السلام کو جب یہ کہا گیا کہ آپ کو پھانسی پر لٹکا کر مارا جائے گا تو آپ نے فرمایا میں اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔ میں کوئی تدبیر کروں گا تا کہ کسی طرح اس سزا سے بچ جاؤں اور مسیح علیہ السلام نے تدبیر کی۔ اور جیسا کہ آپ کو پہلے بتا دیا گیا تھا آپ کو دو تین دن تک قبر میں رکھا گیا اور پھر وہاں سے صحیح سلامت نکال لیا گیا۔ آپ اپنے حواریوں سے ملے اور انجیل کے بیان کے مطابق آپ آسمان پر اُڑ گئے۔ لیکن دنیوی تاریخ کے مطابق آپ نصیبین، ایران اور افغانستان کے راستہ ہوتے ہوئے ہندوستان چلے آئے پہلے آپ مدراس گئے پھر آپ گورداسپور آئے۔ پھر آپ کانگڑہ کی طرف چلے گئے مگر وہاں موسم اچھا نہ پا کر آپ تبت کے پہاڑوں کے راستہ کشمیر چلے گئے۔ گویا ایک طرف یہ مثال پائی جاتی ہے کہ مامور من اللہ کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے مار دیا جائے۔ اس کے ساتھی اسے نکالنے کے لیے بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں اور پولیس بھی ان کے اس کام میں ہمدردی کرتی ہے۔ مگر وہ انکار کر دیتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کے اصرار کے باوجود یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ یہاں سے کسی اور ملک میں جانے کے لیے تیار نہیں۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آتا ہے وہ بھی مامور من اللہ اور خدا کے ایک نبی تھے۔ اور جیسا کہ واقعات بتاتے ہیں سقراط بھی ایک مامور من اللہ تھے۔ دونوں ایک ہی منبع سے علم حاصل کرنے والے تھے۔ ایک ہی قسم کا کام ان کے سپرد تھا لیکن ایک کو جب کہا جاتا ہے کہ آپ یہاں سے نکل جائیں تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا اور خدا تعالیٰ کی تقدیر یہی ہے میں یہیں مارا جاؤں اگر میں یہاں سے نکلتا ہوں تو خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف کرتا ہوں۔ لیکن دوسرے شخص یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو جب سزا کا حکم سنایا جاتا ہے تو آپ فرماتے ہیں میں کوشش کروں گا کہ یہاں سے نکل جاؤں اور کسی اور جگہ چلا جاؤں۔ یہ واقعات اس طرح کیوں ہوئے۔ کیا سقراط جھوٹا تھا یا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک خطرناک غلطی کی اور اپنے آپ کو تقدیرِ الٰہی سے بچانے کی کوشش کی؟

حقیقت یہ ہے کہ سقراط اس شہر کی طرف منسوب تھا جس کے رہنے والوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سقراط ان جگہوں کے لیے مبعوث نہیں تھا جن کی طرف بھاگ جانے کے لیے اسے اس کے شاگرد مجبور کرتے تھے۔ سقراط دوسری قوم کے لیے مبعوث نہیں تھا لیکن مسیح علیہ السلام کو یہ کہا گیا تھا کہ تم بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک بھی میرا یہ پیغام پہنچاؤ۔ اور یہ بھیڑیں ایران، افغانستان اور کشمیر میں بھی بستی تھیں ... حضرت مسیح علیہ السلام نے فلسطین کو چھوڑا تو اس لیے کہ ان کے دائرہ خطاب میں کشمیر بھی شامل تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جب فلسطین کو چھوڑا تو آپ اپنے دائرہ عمل سے بھاگے نہیں بلکہ آپ اپنی دوسری ڈیوٹی پر چلے گئے ... اور یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے قادیان چھوڑنے کے لیے اپنی رائے کو بدلنے پر مجبور کیا۔ میرے سپرد جو کام ہے وہ صرف قادیان سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی اشاعت کے لیے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو بلند کرنے کے لیے ساری دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے تھے آپ کا دائرہ خطاب صرف قادیان تک محدود نہ تھا۔ بے شک میں نے پہلے فیصلہ کیا تھا کہ میں قادیان میں ہی رہوں لیکن بعد میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کر کے مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت کے لیے ایک ہجرت مقدر ہے تو میں نے سوچا کہ میرا کام قادیان یا صرف ایک ملک سے وابستہ نہیں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی میرا تعلق ہے۔

(سوانح فضل عمر، جلد چہارم، صفحہ 60 تا صفحہ 67)

سجدہ سہو

سوال: کیا نماز میں ہر غلطی پر سجدہ سہو ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: سجدہ سہو اس غلطی کی بناء پر ہوتا ہے جو قائم ہو جائے مثلاً اگر ایک شخص نے پہلی رکعت کے سجدوں کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا تھا لیکن غلطی سے وہ بیٹھ گیا۔ اس صورت میں اگر تشہد شروع کرنے سے پہلے اسے اپنی غلطی کا علم ہو گیا اور وہ اُٹھ کھڑا ہؤا تو نماز کے بعد اسے سجدہ سہو ادا نہیں کرنا چاہیئے لیکن اگر اسے اپنی غلطی کا احساس اس وقت ہؤا جبکہ اس نے تشہد پڑھنا شروع کر دیا تو پھر اسے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ بیٹھے رہنا چاہیئے۔ اس صورت میں نماز کے بعد سجدہ سہو ادا کرنا ضروری ہو گا۔ پس سجدہ سہو اسی صورت میں ہے جبکہ کوئی غلطی ہو جائے اور پھر وہ غلطی استحکام پکڑ جائے۔ اگر استحکام نہیں پکڑتی اور اس غلطی کا احساس ہو جاتا ہے تو اس صورت میں اسے درست کر لینا چاہیے اور سجدہ سہو ادا نہیں کرنا چاہیے۔

(الفضل، 14/ اکتوبر 1946ء)

برکینا فاسو میں ہمارے نو احمدی شہید کر دیئے گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20/ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں ایک رؤیا کا ذکر فرماتے ہوئے آخر پر لکھا کہ خدا تعالیٰ بہت سے اُن کے قائمقام پیدا کر دے گا، آپؑ نے اپنی رؤیا سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مجھے امید ہے کہ آپؓ کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے اُن کے قائمقام پیدا کر دے گا، ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اجتماعی طور پر اِس کا نمونہ دکھا دیا اور قائمقامی کا حق ادا کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ نیز سورۃ البقرہ کی آیات 155 تا 157 کی تلاوت با ترجمہ پیش کرنے کے بعد ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے بارہ میں یہ اُس کا فرمان ہے کہ وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی: جماعت احمدیہ میں گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانیاں پیش کی جا رہی ہیں، کیا اُن کی قربانیاں رائیگاں گئیں؟ نہیں! بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ بمطابق اپنے وعدہ اِن شہداء کے مقام کو بلند کرتا رہا وہاں جماعت کو پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازتا رہا۔ اِن شہیدوں نے جہاں اگلے جہان میں وہ مقام پایا جو اُنہی کا حصہ ہے اور اُن کے درجات ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والے ہیں، وہاں اِس دنیا میں بھی ہمیشہ کے لئے اُن کے نام روشن ہیں اور اِن کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا نہ صرف اپنے لئے بلکہ جماعت کی زندگی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ یہی تو ہیں جو پیچھے رہنے والوں کی زندگی اور ترقیات کا بھی ذریعہ بن رہے ہیں، پھر وہ مُردہ کس طرح ہو سکتے ہیں؟

بعد میں آکر پہلوں سے سبقت لے گئے: اپنی دنیاوی زندگیوں کی قربانی دے کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے والے بن گئے ہیں، جنہوں نے جان، مال، وقت کو قربان کرنے کا جب عہد کیا تو پھر نبھایا اور ایسا نبھایا کہ بعد میں آکر پہلے آنے والوں سے سبقت لے گئے، اللہ تعالیٰ اِن میں سے ہر ایک کو اُن بشارتوں کا وارث بنائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کو دی ہیں۔

تفصیلات المناک واقعہ شہادت: برکینا فاسو کا شہر ڈوری جہاں مہدی آباد نئی آبادی قائم ہوئی تھی وہاں جماعت ہے، گیارہ جنوری کو عشاء کے وقت نو احمدی بزرگوں کو مسجد کے صحن میں باقی نمازیوں کے سامنے اسلام احمدیت سے انکار نہ کرنے کی بناء پر ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ! رپورٹ کے مطابق بوقت عشاء چار موٹر سائیکلوں پر آٹھ مسلح دہشت گرد مسجد میں آئے تو آذان ہو رہی تھی، اُس وقت تک کچھ نمازی آ چکے تھے اور باقی ابھی آ رہے تھے، آذان ختم ہونے کے بعد دہشت گردوں نے مؤذن سے احباب کے مسجد میں جلد آنے کا اعلان کروایا کہ کچھ لوگ آئے ہیں اُنہوں نے بات کرنی ہے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو امام ابراہیم بدگا صاحب نے اُن سے کہا کہ ہمیں نماز پڑھ لینے دیں لیکن اُنہوں نے اجازت نہ دی۔ اُنہوں نے امام صاحب سے جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق کافی سوالات کئے جن کے جوابات امام صاحب نے تسلی اور بہادری سے دیئے اور بتایا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں، حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام امام مہدی اور مسیح موعود کے طور پر آئے ہیں۔ آخر پر مسلح افراد نے یہ باتیں سن کر کہا کہ احمدی مسلمان نہیں بلکہ پکے کافر ہیں اور نعوذ باللہ! آپؑ کے دعویٰ کو جھوٹا قرار دیا۔

میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن مَیں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا: پھر دہشت گردوں نے مسجد میں موجود احباب و خواتین سمیت ساٹھ سے ستّر نمازیوں میں سے بچوں، نوجوانوں اور بزرگوں کے الگ الگ گروپ بنائے، بلحاظ عمر گروپس بنانے کے بعد اُنہوں نے بڑی عمر کے افراد سے مسجد کے صحن میں آنے کا کہا، اُس وقت دس انصار مسجد میں موجود تھے جن میں سے ایک معذور کو یہ کہہ کر بٹھا دیا گیا کہ تم کسی کام کے نہیں ہو بیٹھے رہو۔ مسجد کے صحن میں کھڑا کر کے امام ابراہیم بدگا صاحب سے کہا! اگر وہ

احمدیت سے انکار کر دیں تو اُنہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ اُنہوں نے کہا: میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن مَیں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا، جس صداقت کو مَیں نے پا لیا ہے اِس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں، ایمان کے مقابلہ میں جان کی حیثیت کیا ہے؟ اُنہوں نے امام صاحب کی گردن پر بڑا چاقو رکھا اور اُن کو لٹا کر ذبح کرنا چاہا لیکن مزاحمت اور کہنے پر کہ مَیں لیٹ کر مرنے کی نسبت کھڑے رہتے ہوئے جان دینا پسند کروں گا، امام صاحب کو گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔

سب احمدی بزرگوں نے پہاڑوں جیسی استقامت کا مظاہرہ کیا: امام صاحب کو بے دردی سے شہید کرنے کے بعد دہشت گردوں نے خیال کیا کہ باقی لوگ خوفزدہ ہو کر ایمان سے پھر جائیں گے، چنانچہ اُنہوں نے اگلے احمدی بزرگ سے کہا کہ احمدیت سے انکار کرنا ہے یا تمہارا ابھی وہی حشر کریں جو تمہارے امام کا کیا ہے؟ اُس بزرگ نے بڑی دلیری اور بہادری سے کہا کہ احمدیت سے انکار ممکن نہیں ہے، جس راہ پر چل کر ہمارے امام نے جان دی ہے ہم بھی اِسی راہ پر چلیں گے۔ اِس پر اُنہیں بھی سر میں گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ پیچھے رہ جانے والے افراد سے بھی فرداً فرداً یہی مطالبہ کیا گیا کہ امام مہدیؑ کا انکار کر دیں اور احمدیت چھوڑ دیں تو اُنہیں کچھ نہیں کہا جائے گا اور زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ سب احمدی بزرگوں نے پہاڑوں جیسی استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جرأت اور بہادری سے شہادت کو گلے لگانا قبول کر لیا، کسی ایک نے بھی ذرا سی کمزوری دکھائی اور نہ ہی احمدیت سے انکار کیا، ایک کے بعد ایک شہید گرتا رہا لیکن کسی کا ایمان متزلزل نہیں ہوا۔ سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر یقین محکم اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور ایمان کا عَلم بلند رکھتے ہوئے اللہ کے حضور اپنی جانیں پیش کر دیں۔

ہر شہید کو کم و بیش تین گولیاں ماری گئیں: نو شہداء میں دو جڑواں بھائی بھی شامل تھے، جب آٹھ افراد کو شہید کیا جا چکا تو آخر پر سب شہداء سے چھوٹے چوالیس سالہ آگوما آگ عبدالرحمٰن صاحب سے دہشت گردوں نے پوچھا کہ تم جوان ہو، احمدیت سے انکار کر کے اپنی جان بچا سکتے ہو۔ اُنہوں نے بڑی شجاعت سے جواب دیا: جس راہ حق پر چل کر میرے بزرگوں نے قربانی دی ہے، مَیں بھی اپنے امام اور بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ایمان کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، اِس پر اُنہیں بھی بڑی بے دردی سے چہرہ پر گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ دہشت گردوں کے مسجد میں آنے سے لے کر سوال و جواب، عقائد پر تفصیلی بحث اور ساری کارروائی کر کے مسجد سے نکلنے تک کم و بیش ڈیڑھ گھنٹے کا وقت بنتا ہے، اِس دوران بچے اور باقی افراد جس کرب اور تکلیف سے گزرے ہوں گے اُس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اُن کے سامنے اُن کے بزرگوں کو شہید کیا جا رہا تھا۔

تدفین شہداء: دہشت گردوں نے مسجد میں ڈیڑھ گھنٹہ گزار کر اِس قدر خوف کی فضاء پیدا کی تھی کہ جس مقام پر شہادتیں ہوئیں شہداء کی نعشیں رات بھر وہیں پڑی رہیں کیونکہ خدشہ تھا کہ دہشت گرد گاؤں سے باہر نہیں گئے اور اگر کوئی نعش اٹھانے گیا تو اُسے بھی مار دیا جائے گا، قریبی آرمی کیمپ سے باوجود اطلاع کے کوئی آیا اور نہ ہی اسکیورٹی اداروں کا کوئی فرد صبح تک وہاں پہنچا، شہداء کی تدفین 12؍ جنوری کی صبح دس بجے پھر مہدی آباد میں کر دی گئی۔

احمدیت کے نو چمکتے ستارے: مزید برآں حضور انور ایدہ اللہ نے مختصراً اِن شہداء بالترتیب اڑسٹھ سالہ امام الحاج ابراہیم بدگا صاحب، اکہتر سالہ جڑواں بھائیوں الحسن آگمالی ائیل صاحب و حسین آگمالی ائیل صاحب (زعیم انصار اللہ ڈوری)، سڑسٹھ سالہ عبدالرحمٰن آگ حمیدو صاحب، سڑسٹھ سالہ صلح آگ ابراہیم صاحب، انسٹھ سالہ عثمان آگ سودے صاحب، ترپن سالہ آگالی آگما گوئیل صاحب، ترپن سالہ موسیٰ آگ ادراہی صاحب اور چوالیس سالہ آگوما آگ عبدالرحمٰن صاحب (نائب امام الصلوٰۃ مہدی آباد) کا تعارف پیش کیا نیز ارشاد فرمایا! یہ احمدیت کے چمکتے ستارے ہیں، اپنے پیچھے ایک نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں، اللہ تعالیٰ اِن کی اولادوں اور نسلوں کو بھی اخلاص و وفاء میں بڑھائے۔ دشمن سمجھتا ہے کہ اِن کی شہادتوں سے یہ اِس علاقہ میں احمدیت ختم کر دے گا لیکن پہلے سے بڑھ کر اِنْ شَآءَ اللہ احمدیت یہاں بڑھے اور پنپے گی۔

خطبہ ثانیہ سے قبل: بابت کفالت خاندان شہداء حسب سابق سیّدنا بلال فنڈ کی مدّ میں ادائیگی کی یاددہانی کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دو مخلص موصیان ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب و اہلیہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ آف امریکہ دختر (امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیر مصباح ربوہ و ملک سیف الرحمٰن صاحب) کا تذکرۂ خیر کیا نیز بعد از نماز جمعۃ المبارک بشمول شہداء اِن مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

https://www.alfazlonline.org/23/01/2023/77416/

شہدائے احمدیت برکینا فاسو
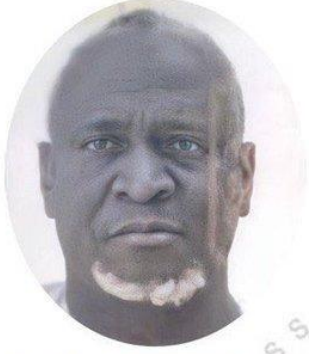
Mr Bidiga BOURIEMA (Imam) 67

Mr Ag Maniel ALHASSANE (70)

Mr Ag Ibrahim SOULEY (66)
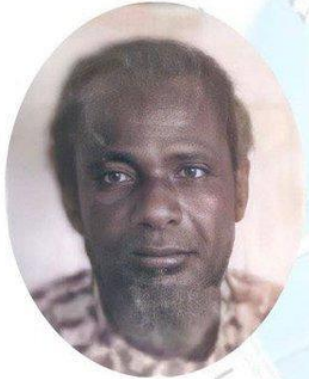
Mr Ag Maliel OUSSENI (66)
Zaem Majlis Ansarullah*
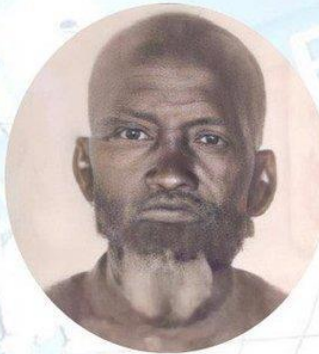
Mr Ag Abdouramane HAMIDOU AG (66)
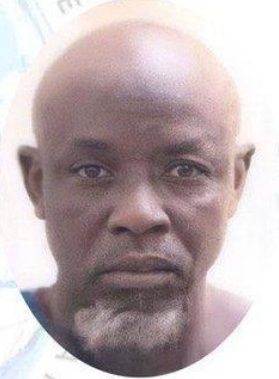
Mr Ag Soudeye OUSMANE (58)
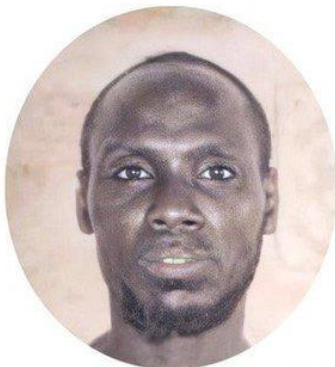
Mr Ag Maguel AGALI (52)

Mr Ag Idrahi MOUSSA (52)

Mr Ag Abdramane AGOUMA (43)

راہِ حق میں جان دے کر سُرخرو ہوتے گئے

عبدالکریم قدسی۔ امریکہ

قاتلوں سے زندگی کی بھیک کو سمجھا پلید
راہِ حق میں جان دے کر سرخرو ہوتے گئے
جنت الفردوس میں پائیں گے وہ اعلیٰ مقام
معرکۂ حق و باطل میں فقیروں نے کبھی
ہم پرانے لوگ تو شاگرد گوگل کے نہیں
موسموں کی ناف سے پیدا یہ کستوری کریں
جو خدا کے گھر، گرا خونِ شہیدانِ وفا
آج بھی فتوے ملیں گے حق پرستوں کے خلاف
ختم ہوں گے ہجر کے روزے بھی قدسیؔ ایک دن

کیسے بھولیں گے بھلا برکینا فاسو کے شہید
نَو کے نَو وہ آسمانی پیر کے مخلص مرید
دی ہوئی ہے ربّ العزت نے شہیدوں کو نوید
خیر کی رکھی نہیں ہے دیں فروشوں سے امید
پھر بھی ہم لوگوں سے ہی آباد ہے دَورِ جدید
کچھ نہ کچھ فُٹ پاتھ پر بیٹھے ہوؤں سے بھی خرید
یہ قیامت تک کرے گا رحمتِ باری کشید
دندناتے پھر رہے ہیں آج بھی شمر و یزید
آخرش دیکھیں گے ان آنکھوں سے ہم بھی روزِ عید

سانحہ ہائے ارتحال

مکرم حفیظ اللہ خان: نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم حفیظ اللہ خان، 21 فروری 2023ء کو ورجینیا میں انتقال کر گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔
مرحوم 2006ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے شعبہ مال میں اکاؤنٹنٹ متعیّن کیے گئے۔ آپ نے انتھک محنت، لگن اور پابندی کے ساتھ 17 سال تک احسن طریق پر یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل مرحوم نیشنل محاسب کے دفتر میں کام کر رہے تھے۔
ڈاکٹرز نے آپ کے دل کی سرجری تجویز کی تھی لیکن کمزوریٔ صحت کے باعث یہ سرجری نہ ہو سکی تاہم آپ دو ماہ تک ہسپتال میں داخل رہے۔ آپ ورجینیا میں Rehabilitation میں بہت سی بیماریوں کا بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے انتقال کر گئے۔

مکرم ناصر احمد صوفی: مکرم ناصر احمد صوفی 8 فروری 2023ء کو کینیڈا میں بعمر 88 سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔
مرحوم مکرم صوفی فضل الٰہی کے بیٹے تھے اور مکرم صوفی کرم الٰہیؓ کے پوتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں شامل تھے۔ مرحوم کو میرٹھ، قادیان، لاہور، Ottawa میں رہنے کا موقع ملا اور بالآخر آپ نے ٹورانٹو میں رہائش اختیار کی۔ آپ 1968ء میں کینیڈا آئے تھے۔ آپ نے 1980ء کی دہائی میں بطور صدر جماعت مسی ساگا، کینیڈا خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے دو بیٹے، ایک بیٹی اور اگلی نسل سے 4 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ الحمد للہ آپ کی تمام اولاد مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت میں مصروف ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الاسلام پیس وِلیج، کینیڈا میں بروز سوموار 13 فروری 2023ء کو ادا کی گئی بعد ازاں اڑھائی بجے سہ پہر The Maple Cemetery میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز تمام لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

فتح عظیم کمپلیکس کی نمائش گاہ

انور محمود خان

پس منظر

1980ء کی دہائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے امریکہ کا دورہ فرمایا اور شکاگو بھی تشریف لائے۔ یہاں آپؒ نے صدر جماعت سے یہ دریافت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں ڈوئی کے عظیم الشان نشان کی امریکن اخبارات میں اشاعت کے ضمن میں اکتیس تراشوں کا ذکر فرمایا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے ان کے اصل متن حاصل کیے ہیں؟ جب یہ معلوم ہؤا کہ یہ تراشے دستیاب کرنے کی کوشش کی گئی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس پر حضورؒ نے اظہار افسوس فرمایا کہ جماعت احمدیہ امریکہ نے اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی۔ جب امریکہ کے امیر ایم ایم احمد صاحب کو اس کا علم ہؤا تو انہوں نے خاکسار کی ڈیوٹی لگائی کہ ان تراشوں کو حاصل کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے چوبیس تراشے حاصل کیے اور 2000ء میں ان کو کتاب میں شائع کیا۔ جب حقیقۃ الوحی کو از سر نو دیکھا تو اس میں حضور اقدسؑ نے یہ تحریر فرمایا تھا:

”یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں اس کا ذکر ہؤا ہوگا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد22، حاشیہ صفحہ 508)

اس ارشاد کی روشنی میں خاکسار نے اپنی تحقیق تیز تر کر دی اور اب خدا کے فضل سے ایک سو ساٹھ تراشے مل چکے ہیں جن میں اس مباہلہ کا ذکر ہے اور وہ سب اس نمائش میں موجود ہیں۔ الحمدللہ۔

تعارف نمائش

خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ زائن شہر میں ایک شاندار مسجد تعمیر کر سکے اور اس کے ساتھ ہی ملحقہ کمرے میں مستقل نمائش کا اہتمام کیا جس میں ڈوئی کے اس نشان سے متعلق جملہ دریافت شدہ تراشوں کے علاوہ متعدد نوادرات جو ایک سو بیس سال پرانے ہیں حاصل کر کے اس نمائش میں آویزاں کیے۔ یہ نمائش قریباً ایک ہزار مربع فٹ رقبہ پر مشتمل ہے لیکن Digital ہونے کی وجہ سے سینکڑوں صفحات پر مشتمل مواد اور درجنوں نوادرات کی نمائش ممکن ہو گئی۔ الحمدللہ۔

ترتیب و پیشکش

یہ نمائش دس حصوں پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ جب ایک زائر اس میں داخل ہو تو اس کو ان دس حصوں کے مشاہدے کے بعد یہ کیفیت حاصل ہو کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہرگز ہرگز جھوٹے نبی نہیں ہو سکتے بلکہ یہ ایک سو ساٹھ گواہیاں ایسی مستند ہیں کہ بانگ دہل کہہ رہی ہیں: ”غلام احمد کی جے“۔

اور مسلمان زائرین جو صدقِ دل سے مشاہدہ کریں تو بے اختیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں درود و سلام بھیجنے پر مجبور ہو جائیں گے اور ان کے قلوب اس شعر کی گواہی دیں گے ؎

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

نمائش میں پینسٹھ انچ کے آٹھ بڑے ٹیلی ویژن، ایک پچاسی انچ کا ٹیلی ویژن، دو بیالیس انچ کے Mural Photo Frame، ایک پچپن انچ کا Interactive Kiosk اور نوخوبصورت شیشے کے ڈسپلے کیس میں آویزاں کیے گئے تھے۔ اسی طرح ایک بڑے شیشہ کے شوکیس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک آپؑ کا مستعمل کوٹ زائرین کا مرکز رہا۔

آیئے! اب ان دس حصوں کا تفصیلی خاکہ پیش کیا جائے۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا۔ یہ واضح کیا کہ اسلام نے خدا تعالیٰ کا ذاتی نام پیش کیا یعنی اللہ جس کا مطلب ہے تمام خوبیوں کا جامع اور تمام نقائص سے پاک۔ اسلام کے ماننے والوں کا نام مسلمین رکھا جو اس امر کا شاہد ہے کہ ہر اسلام کا ماننے والا اسلام کا تابعدار ہے اور دنیا کو اس سے امن کی ضمانت ہے۔ آیت الکرسی اور قرآنی آیات سے اس حصے کو مزین کیا گیا۔

اس کے بعد دوسرا حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تعارف پر مبنی تھا۔ آپؐ نے بحیثیت رحمۃ للعالمین تمام انسانی حقوق کی حفاظت فرمائی۔ خواتین، خدام، بچگان، نوزائیدہ لڑکیاں، والدین، قرابت دار غرض ہر طبقہ کے انسان کے حقوق کو نیا مفہوم دیا۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ میں نے عورتوں کے حقوق کی دو ہزار سال کی تاریخ کا مطالعہ کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس عرصہ میں عورتوں کے حقوق کی علمبردار عموماً عورتیں ہی رہی ہیں صرف ایک مرد

نظر آتا ہے جس کا نام نامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ سود کی ممانعت کے ضمن میں فرمایا کہ میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا سود معاف کرتا ہوں۔ بی بی سی کی ایک خاتون ایوان رڈلی نے قرآن کریم کی وہ جملہ آیات پڑھیں جو خواتین سے متعلق تھیں اور یہ اعلان کیا کہ قرآن کریم نے عورتوں کے جملہ حقوق کی حفاظت کی ہے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ الحمدللہ۔

ایک اور حصہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلمین کی آراء پیش کی گئی ہیں جن میں قابل ذکر Chinese زبان میں Ming Dynasty کے بادشاہ Ming کا 100 الفاظ پر مشتمل قصیدہ چینی زبان میں پیش کیا گیا ہے جو چین کی 2500 مساجد میں آویزاں ہے اور جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔

اس کے بعد قرآن کریم کے 75 تراجم کی نمائش ہے اور ایک Population Clock میں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کی آبادی 8 بلین ہے۔ جماعت احمدیہ کے 75 تراجم کو پڑھنے والے 6.8 بلین ہیں گویا جماعت احمدیہ کا قرآن 80 فیصد انسانوں تک ان کی زبان میں پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح 40 ملین نابینا افراد کے لیے Braille میں پیش کردہ قرآن جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیت ہے۔

اس کے بعد ایک حصہ میں تمام بڑے مذاہب کی بیان فرمودہ مسیح کی آمد ثانی کی متعدد پیشگوئیاں پیش کی گئی ہیں۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپؑ کی پاکیزہ زندگی کی Timeline اور متعدد کارنامے پیش کئے گئے ہیں۔ آپؑ کے معاندین کے حوالہ سے ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اور آمنے سامنے حضور علیہ السلام کے ملفوظات اور ڈوئی کی گندی زبان درازیاں پیش کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قد آدم شبیہ مبارک کے ساتھ شیشے کے صندوق میں حضور اقدسؑ کا استعمال شدہ کوٹ آویزاں کیا گیا ہے اور ساتھ یہ الہام درج ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

اس کے بعد ڈوئی کی تصویر کے نیچے شیشے کی الماری میں متعدد نوادرات رکھے گئے ہیں ان میں اس کے رسالے Leaves of Healing کے تین سالوں پر پھیلے ہوئے وہ رسائل جن میں بانیٔ اسلام کے خلاف مغلظات بکے گئے اور حضور علیہ السلام کے بارے میں زبان درازیاں کی گئی ہیں الماری میں رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح ریویو آف ریلیجنز کا پہلا شمارہ جس میں یہ مباہلہ پیش کیا گیا تھا اور 1902ء اور 1907ء کے رسائل کھول کر دکھائے گئے ہیں جن میں مباہلہ کے بارے میں مضامین ہیں۔

اس کے بعد دو Mural آویزاں ہیں، ایک میں ڈوئی کے بارے میں ناکامی کے بیان پر 14 تراشے پیش ہیں جو ہاتھ کے ہلانے سے تبدیل ہوتے ہیں اور سب باری باری پڑھے جا سکتے ہیں۔ دوسرے میں حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ رؤیا و کشوف اور تراشے اسی طرح ہاتھ کے اشارے سے تبدیل ہونے والے پیش کئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہؤا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔ نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خُلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 74، ایڈیشن 1984ء)

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

امۃ الباری ناصر

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل میں فطری طور پر اپنے معبود سے عشق ودیعت کیا گیا تھا۔ ہوش سنبھالی تو اپنے ماحول میں مشرکانہ طور طریق سے بیزار رہنے لگے۔ انسانی ہاتھوں سے گھڑے ہوئے لکڑی، پتھر، مٹی اور دھات کے بُت عبادت کے لائق نہ لگے کسی بھی گروہ یا مکتبۂ فکر کے پاس خدائے واحد کا تصور نہ تھا دین ابراہیمی کا نام تو باقی تھا مگر تعلیمات پر عمل کرنے والے نایاب تھے۔ اب قلب محمد ﷺ کو ایک طاقت ور توانا خدا کی کھوج لگ گئی۔ مظاہر قدرت پر تدبر کرنے لگے۔ دنیا اور اس کے جھمیلوں سے بیزاری بڑھنے لگی۔ تنہائی میں معبود کی تلاش میں زیادہ وقت گزرنے لگا۔ سکون خانہ کعبہ میں ملتا یا غار حرا کی خلوت میں۔ جوں جوں قدرت آپ ﷺ پر اپنے راز ظاہر کر رہی تھی آپ ﷺ محبتِ الٰہی، ذکر الٰہی اور عبادت میں سرشار رہنے لگے مکہ والے کہتے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ۔ محمد تو اپنے ربّ کا عاشق ہو گیا ہے۔ عبادت کا ذوق رگ وپے میں سرایت کیا ہوا تھا۔ بعثت سے پہلے کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے 'شروع شروع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا تو وہ رؤیائے صالحہ کی شکل میں ہوتا تھا یعنی خوابیں وغیرہ آیا کرتی تھیں۔ آپ رات کے وقت جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کو خلوت اچھی لگنے لگی تو آپؐ غار حرا میں بالکل اکیلے، کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے۔ اور جتنے دن آپؐ وہاں قیام کرتے آپؐ اپنا زادِ راہ ساتھ لے جاتے اور جب یہ ختم ہو جاتا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس تشریف لاتے اور کھانے پینے کا مزید سامان ساتھ لے کر دوبارہ غار حرا میں چلے جاتے اور عبادتوں میں مشغول ہو جاتے۔ یہاں تک کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور آپؐ کے پاس حق آ گیا۔ (بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

خدا تعالیٰ سے محبت نے آپؐ کو نڈر اور جرأت مند بنا دیا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپؐ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپؐ کو اس تنہائی سے خوف نہ آتا بلکہ اس میں پوری لذّت اور ذوق پاتے۔ یہ نہیں کہ گھر میں سکون نہیں تھا۔ حضرت خدیجہؓ جیسی جاں نثار بیوی اور بچوں کی نعمت سے جنت جیسا گھر تھا مگر آپؐ کی اعلیٰ لذات اپنے خدا کی عبادت میں تھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'آپ کی پہلی عبادت وہی تھی جو آپؐ نے غارِ حرا میں کی۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانور اور سانپ چیتے وغیرہ کا خوف ہے دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک طرف کشش بہت بڑھ جاتی ہے تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے' (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 322)

نبوت کا پیغام ملا تو آپؐ پر نماز فرض ہوئی آپؐ مکہ کے بلند حصے میں تھے جہاں پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا حضرت جبرائیل نے وضو کیا پھر آنحضرت ﷺ نے اسی طرح وضو کیا۔ بعد ازاں حضرت جبرائیل نے آپؐ کو ساتھ لے کر نماز پڑھی اور غائب ہو گئے (اس کشفی نظارہ کے بعد) آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے ان کے سامنے وضو کیا اور ساتھ لے کر نماز پڑھی جس طرح حضرت جبرائیل نے پڑھی تھی۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام جز1، صفحہ 243، مطبوعہ مصر)

ابتدا میں نماز ایک نفلی رنگ رکھتی تھی کچھ مسلمان مل کر ایک عام عبادت کے رنگ میں نماز ادا کر لیتے تھے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ اور حضرت علی مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک اس طرف سے ابو طالب کا گزر ہوا۔ ابو طالب کو ابھی تک اسلام کی کوئی خبر نہ تھی اس لئے وہ کھڑا ہو کر نہایت حیرت سے یہ نظارہ دیکھتا رہا جب آپؐ نماز ختم کر چکے تو اس نے پوچھا 'بھتیجے یہ کیا دین ہے جو تم نے اختیار کیا ہے؟' آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'چچا! یہ دین الٰہی ہے اور دینِ ابراہیم ہے' (سیرت خاتم النبیین ﷺ، صفحہ 144)

مکی دور میں ہی حضرت جبریل نے نبی کریم ﷺ کو پانچوں نمازوں کی امامت کروا کے نماز کا طریق اور اوقات سمجھا دیئے تھے۔ (ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب 113)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں نہایت جرأت سے بے دھڑک ہو کر خانۂ خدا کا طواف کرتے اور وہاں اپنے طریق پر عبادت کیا کرتے تھے۔ قریش مکّہ آپؐ کو دیکھ کر غصے سے پاگل ہو جاتے ہمارے بتوں کو برا کہنے والا ہمارے سامنے اپنے کسی ان دیکھے خدا کو یاد کرتا ہے ایک دن ایک شخص نے حضورؐ کی چادر مبارک کھینچ کر مروڑنی

شروع کر دی حتیٰ کہ آپؐ کا دم گھٹنے لگا۔ حضرت ابو بکرؓ بھی وہاں موجود تھے۔ وہ یہ حالت دیکھ کر روتے ہوئے قریش سے کہنے لگے کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے۔ تب قریش نے آپؐ کو چھوڑ دیا۔ (خلاصہ از مسند احمد بن حنبل، جلد2، صفحہ 218، مطبوعہ بیروت)

ایک دن ایک شخص نے اونٹنی کی بچہ دانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر جبکہ وہ سجدے میں تھے رکھ دی اور مذاق اڑانے لگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل سجدے میں رہے۔ آپؐ اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے پاس حضرت فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے اس بچہ دانی کو آپؐ کی کمر سے بمشکل روتے روتے اتارا۔ اس پر آپؐ کے والد نے اپنا سر اٹھایا۔ (خلاصہ از بخاری کتاب الوضوء، باب اذاالقیٰ علی ظھرالمصلّی قذراوجیفۃ، حدیث نمبر 240)

نماز کی فرضیت

پھر آپؐ کے معبود نے آپؐ کو نبوت پر سرفراز کر کے اعلائے کلمۂ توحید کا کام سونپ دیا۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے آپؐ کو خلوت چھوڑ کر جلوت میں آنا پڑا۔ عبادت کی معراج نماز، شبِ معراج کو پانچ نبوی میں فرض ہوئی آپؐ خانہ کعبہ یعنی مسجدِ حرام میں سو رہے تھے معراج کے بعد حضرت جبرائیل نے آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر پانچوں نمازوں کے اوقات بالتفصیل بتائے۔ (بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

(بنی اسرائیل:79)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(الانعام:163)

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

پھر فرمایا یہ عبادت رات کو بھی کرنی ہے:۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا

...(المزّمل:7)

رات کا اٹھنا یقیناً نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا

(الفرقان:65)

کہ وہ اپنے رب کے لئے تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ...

(الشعراء:219-220)

یعنی جو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری کو بھی۔

آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر بہترین طریق پر عمل کر کے مسلمانوں کے لئے بہترین مثال قائم فرمائی جس کی تصدیق خود خدا تعالیٰ نے فرمائی یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ رات کے دو تہائی حصے میں یا آدھے حصے میں یا وقت کے لحاظ سے تیسرے حصے میں تو نے عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کر دیئے، حق ادا کر دیئے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ۔

(سورۃ المزمّل:21)

یقیناً تیرا ربّ جانتا ہے کہ تُو دو تہائی رات کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصہ کھڑا رہتا ہے نیز اُن لوگوں کا ایک گروہ بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے ہاں آپ کی باری تھی۔ اور یہ باری نویں دن آتی تھی، موسم سرما کی رات تھی بستر پر لیٹ جانے کے بعد حضرت عائشہ سے فرماتے ہیں کہ عائشہ اگر اجازت دو تو آج رات میں اپنے ربّ کی عبادت میں گزار دوں۔ وہ بخوشی اجازت دیتی ہیں اور آپ ساری رات عبادت میں روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دیتے ہیں۔(انسان کامل، صفحہ 69)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی دلی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے"۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ)

حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز یعنی تہجد کی نماز کی کیفیت پوچھی گئی تو فرمایا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے مگر وہ اتنی لمبی اور پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس

نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے متعلق مت پوچھو۔" (بخاری کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ—حدیث نمبر 1147)

نماز آپ کی روح کی غذا تھی، اگرچہ امت کی سہولت کی خاطر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب کھانا لگ جائے تو پہلے کھانا کھالو مگر اپنا یہ حال ہے کہ جب ایک دفعہ کھانا کھا رہے تھے تو حضرت بلالؓ نے آواز دی کہ "نماز کا وقت ہو گیا ہے" اگلے ہی لمحہ آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور سیدھے نماز کے لئے تشریف لے گئے۔(ابو داؤد، کتاب الطہارۃ بحوالہ اسوہ انسان کامل، صفحہ 57)

غزوہ بدر میں ایک جنگ تو تیروں تلواروں سے ہو رہی تھی دوسری آپ کے اپنے خیمہ میں خدا کے حضور سر بسجود رو رو کر دعاؤں سے ہو رہی تھی۔ آپؐ اپنے خدا کو پکار رہے تھے کہ اے خدا اگر یہ عبادت گزار تباہ ہو گئے تو کون تیری عبادت کرے گا۔ یہ دعا دراصل نماز اور نمازیوں کی حفاظت کے لئے ہی تھی یہ جنگ دعاؤں کے ذریعہ ہی جیتی گئی۔

نماز سے ایسی محبت کا عالم تھا کہ جس بیماری سے آپ فوت ہوئے ہیں اس سے تھوڑا سا پہلے جب بیماری سے افاقہ ہؤا تو اسی کمزوری کی حالت میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اور سہارا لے کر مسجد میں نماز کے لئے پہنچے، اور حالت یہ تھی کہ کمزوری سے پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ دنیا میں آپ کی آخری خوشی بھی نماز ہی تھی جس دن آپ کی وفات ہوئی ہے اس دن فجر کی نماز کے وقت اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہ عبادت میں مشغول تھے۔ اپنے غلاموں کو نماز میں دیکھ کر آپ کا دل خوشی سے بھر گیا اور چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔(بخاری، کتاب الاذان بحوالہ اسوۂ انسانِ کامل، صفحہ 60)

حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں۔ ایک رات رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز شروع کی تو آپ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوْالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبْرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَۃِ۔ یعنی اللہ بڑا ہے جو اقتدار اور سطوت کبریائی اور عظمت والا ہے۔ پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ مکمل پڑھی۔ پھر رکوع فرمایا جو قیام کے برابر تھا۔ پھر رکوع کے برابر کھڑے ہوئے۔ پھر سجدہ کیا جو کہ قیام کے برابر تھا۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ اے میرے رب مجھے بخش دے، اے میرے رب مجھے بخش دے کہتے ہوئے اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔ پھر دوسری رکعتوں میں آپؐ نے آل عمران، نساء، مائدہ، اَنعام وغیرہ طویل سورتیں پڑھیں۔ (ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ، حدیث نمبر 869)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنی لمبی نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ بنوں۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الفتح، باب قولہ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک...)

پھر اُم المومنین حضرت سودہؓ نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حضورؐ کے ساتھ جا کر نماز میں شامل ہوئیں۔ اپنی سادگی میں دن کے وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس لمبی نماز پہ جو تبصرہ کیا اس سے حضورؐ بہت محظوظ ہوئے۔ کہنے لگیں یا رسول اللہ! رات آپ نے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مجھے تو لگتا تھا جیسے جھکے جھکے کہیں میری نکسیر نہ پھوٹ پڑے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف السین—القسم الاوّل—سودہؓ بنت زمعہ)

امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس تشریف لائے۔ میرے ساتھ میرے بستر میں لیٹے پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا آج کی رات تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اپنے ربّ کی عبادت کر لوں۔ میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے تو آپؐ کی خواہش کا احترام ہے اور آپ کا قرب پسند ہے۔ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ تب آپ اٹھے اور مشکیزہ سے وضو کیا۔ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز میں اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو آپ کے سینہ پر گرنے لگے۔ نماز کے بعد آپ دائیں طرف ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھ گئے کہ آپؐ کا دایاں ہاتھ آپؐ کے دائیں رخسار پر تھا۔ آپؐ نے پھر رونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پر ٹپکنے لگے۔ آپؐ اسی حالت میں تھے کہ فجر کی اذان دینے کے بعد بلال آئے جب انہوں نے آپ کو اس طرح گریہ وزاری کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے گناہ بخش چکا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (تفسیر روح البیان زیر تفسیر سورہ آل عمران آیات 191-192)

مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت شدت گریہ وزاری کے باعث آپؐ کے سینے سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے چکی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب البکاء فی الصلوٰۃ)

ایک دوسری روایت میں یہ آتا ہے کہ: آپؐ کے سینے سے ایسی آواز اٹھ رہی تھی جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔ (سنن نسائی، کتاب السہو، باب البکاء فی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1213)

حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے۔ پھر سو جاتے، پھر اٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے۔ غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجآء کیف کان قراء ۃ النبی ﷺ)

حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ ایک رات میری باری میں باہر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَ خَیَالِیْ وَاٰمَنَ لَکَ فُؤَادِیْ۔ رَبِّ ھٰذِہٖ یَدَایَ وَ مَا جَنَیْتُ بِھَا عَلَی نَفْسِیْ۔ یَا عَظِیْمًا یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِالذَّنْبَ الْعَظِیْم۔ کہ اے اللہ! تیرے لئے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں میر ادل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے ربّ! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے، عظیم گناہوں کو تُو بخش دے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے۔ تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد للھیثمی کتاب الصلوٰۃ، باب مایقول فی رکوعہ وسجودہ)

آپؐ کو یہ کسی طرح گوارا نہیں تھا کہ آرام دہ بستر پر سوئیں اور گہری نیند ہو جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔ حضرت حفصہؓ روایت کرتی ہیں کہ: ایک رات انہوں نے بستر کی چادر کی چار تہیں کر دیں، ذرا نرم ہو گیا۔ تو صبح آپ نے فرمایا رات تم نے کیا بچھایا تھا۔ اسے اکہرا کر دو یعنی ایک رہنے دو۔ اس نے مجھے نماز سے روک دیا۔ (الشمائل النبویۃ للترمذی، باب ماجاء فی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ:

جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری یا کسی اور وجہ سے تہجد رہ جاتی تھی تو آنحضور ﷺ دن کو بارہ رکعتیں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیمار تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج بیماری کا اثر آپ پر نمایاں ہے۔ فرمانے لگے اس کمزوری کے باوجود آج رات میں نے نماز تہجد میں طویل سورتیں پڑھی ہیں۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ للجوزی، باب التھجد)

حضرت عبد اللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: قیام اللیل مت چھوڑنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے۔ اور جب آپ بیمار ہو جاتے، جسم میں سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب التطوع باب قیام اللیل، حدیث نمبر 1303)

حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دن کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور سب سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے۔ وہاں دو رکعت نفل ادا کرتے پھر کچھ دیر وہاں بیٹھتے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اَول قدومہ، حدیث نمبر 1659)

ایک روایت میں آتا ہے:

غزوۂ اُحد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے رخسار میں ٹوٹ جانے کی وجہ سے آپؐ کا بہت سا خون بہہ چکا تھا۔ کلّے پر لگنے کی وجہ سے خون بہہ چکا تھا۔ آپؐ زخموں سے نڈھال تھے۔ علاوہ ازیں 70 صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔ اس روز بھی آپ بلالؓ کی اذان کی آواز پر نماز کے لئے اسی طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے۔

پھر آخری بیماری میں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بخار میں مبتلا تھے اس وقت بھی اگر آپ کو فکر تھی تو صرف نماز کی تھی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپؐ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا میرے اوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ پانی ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی۔ حکم پورا کیا گیا۔ پھر غشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا، پھر پوچھا کہ نماز ہو گئی۔ جب پتہ چلا کہ صحابہ ابھی انتظار میں ہیں تو پھر فرمایا مجھ پر پانی ڈالو۔ پھر پانی ڈالا گیا۔ پھر اس طرح پانی ڈالنے سے جب بخار کچھ کم ہوا تو نماز پر جانے لگے۔ مگر پھر کمزوی کی وجہ سے بیہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاتہٖ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بوجہ سخت ضعف کے نماز پڑھنے پر قادر نہ تھے۔ اس لئے آپؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام

محسوس کیا اور نماز کے لئے نکلے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہو گئی تو آپؐ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی آپ اس طرح مسجد کی طرف نکلے کہ دو آدمی آپؐ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے۔ کہتی ہیں کہ میری آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے اس وقت آپؐ کے قدم زمین سے گھسٹتے جاتے تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ اس ارادے کو معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کی طرف اشارہ فرما کر کہا اپنی جگہ پہ کھڑے رہو۔ پھر آپؐ کو وہاں لایا گیا۔ پھر آپؐ ابو بکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے اور اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی اور آپؐ کی جو حرکت ہوتی تھی اس پر حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر بولتے تھے۔ اور باقی لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی اتباع میں آپؐ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے"۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ)

حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت اور آخری پیغام جبکہ آپؐ جان کنی کے عالم میں تھے اور سانس اکھڑ رہا تھا۔ یہ تھا کہ "اَلصَّلٰوۃُ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔" نماز اور غلام کے حقوق کا خیال رکھنا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب ھل اَوصٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اللّٰھم صلّ علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

نمازیں

زاہدہ رحمٰن۔ امریکہ

خدا کے آستانے پر نمازیں خود بلاتی ہیں
یہ وقتِ وصل ہے، اٹھو! دلوں کو یوں جگاتی ہیں

خیالوں کے سمندر میں کہیں گر دور جا نکلیں
دلوں کو پھیر کر پھر سے خدا کے در پہ لاتی ہیں

نمازوں کو کھڑا کر نے کی ہر پل کاوشیں اپنی
دلوں کے نرم گوشوں میں نئی شمعیں جلاتی ہیں

بہت خاموش سی ضربیں لگا کر دل کی غفلت پر
طبیعت موم کرکے آستانے پر جھکاتی ہیں

دلوں کی کج روی کو یہ بدل دیتی ہیں دھیرے سے
عبادت کا انہیں پھر مستقل عادی بناتی ہیں

کبھی بیدار خاموشی میں زندہ سجدہ گاہوں میں
کسی بے تاب عاشق کی طرح ہم کو رلاتی ہیں

غموں کے گھپ اندھیروں میں نئی امید کی مشعل
جلا کر نور کے ہالے یہ تن من میں بناتی ہیں

کوئی تھامے یہ ڈوری تو بہت مضبوط ہے رشتہ
نمازیں ہم کو منکر اور فحشا سے بچاتی ہیں

نمازیں خود جگاتی ہیں انہیں جو اس کے جویا ہیں
عبادت کا انہیں اک قیمتی مخزن بناتی ہیں

یہ احساں ہے بڑا ہم پر کہ ہم کو دی ہے یہ نعمت
کہ مالک سے ہمیں اپنے نمازیں ہی ملاتی ہیں

جماعت احمدیہ لگزمبرگ کا پہلا جلسہ سالانہ 2022ء

جماعت احمدیہ لگزمبرگ کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 20؍نومبر 2022ء کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کا آغاز صبح گیارہ بجے پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے لوائے احمدیت جبکہ محترم صدر صاحب لگزمبرگ نے لگزمبرگ کا جھنڈا لہرایا۔ پھر محترم امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی۔ بعد ازاں پہلا اجلاس مکرم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا اور تین گھنٹہ قال اللہ و قال الرسول سے احباب جماعت کے ایمانوں کو معطر کرنے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد غیر از جماعت احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک ایک مہمان کو دروازہ پر خوش آمدید کہنے کے لیے فرنچ بولنے والے خدام موجود تھے اور ساتھ ہی انہیں ہال میں لا کر عزت واحترام سے کرسی پر بٹھا دیا جاتا تھا۔ جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ٹھیک اپنے وقت پر ساڑھے تین بجے شروع ہو گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد تقاریر پیش کی گئیں اور بعد ازاں مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر لگزمبرگ میں موجود "سمائلی کِڈز" (Smiley Kids) یعنی مسکراتے بچے نامی ایک فلاحی تنظیم کو 500 یورو کا چیک پیش کیا گیا۔ اور یوں یہ جلسہ سالانہ بخیریت انجام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام احباب کی خدمت میں رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ غیر از جماعت مہمانوں کے لیے بطور خاص بغیر مرچ کے مگر پر تکلف کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ لگزمبرگ کی کل حاضری 162 تھی جن میں غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد 22 تھی جن میں لگزمبرگ، پرتگال، مراکش، شام، الجزائز اور فرانس سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جلسہ کی تمام برکات سے نوازے۔

https://www.alfazl.com/2022/12/06/59239/

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مورخہ 23، 24 اور 25؍دسمبر 2022ء کو نیشنل جلسہ سالانہ بمقام مہدی آباد، آبی جان (Abidjan) بعنوان "احمدیت، خدمت انسانیت مشغول ایک جماعت" منعقد کیا گیا۔

جلسہ کے پروگرام کا اول حصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطبہ جمعہ تھا جس کے لیے احباب کرام تیاری کر کے جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ چنانچہ جلسہ میں تمام شرکاء نے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا۔ اسی طرح جلسہ کا اختتام بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے براہ راست خطاب کے بعد ہوا۔

امسال جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کی خصوصی بات یہ تھی کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کے شاملین کو بذریعہ لائیو سٹریمنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 2022ء میں دیگر افریقی ممالک کی طرح شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس لائیو سٹریمنگ کے لیے مقامی طور پر مکرم شاہ رخ پاشا صاحب نیز خاکسار (عبدالنور مبلغ سلسلہ) کو انتظامات کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کی تاریخ میں اس لحاظ سے ہمیشہ تاریخی اہمیت کا حامل رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ہی آئیوری کوسٹ کے جلسہ کا اختتامی خطاب تھا۔ چنانچہ مہمانان کے خطابات کے بعد لائیو اجلاس میں شرکت کے لیے فوری انتظامات مکمل کیے گئے اور تمام احباب کرام مکمل توجہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لائیو خطاب کو سننے کے لیے کرسیوں پر براجمان ہوئے۔ اسی طرح اسٹیج پر موجود تمام مہمانان بھی جلسہ گاہ میں آکر بیٹھ گئے۔ حضور انور کا براہ راست خطاب سب نے سنا جو کہ شاملین کے ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی جو کہ آئیوری کوسٹ کے جلسہ کی بھی اختتامی دعا تھی۔ دعا کے بعد براہ راست نشریات کے ختم ہوتے ہی جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ 2022ء کا باقاعدہ اختتام ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں شاملین کی تعداد ساڑھے چار ہزار مرد و خواتین و بچگان کے قریب رہی۔

برکینا فاسو کا اکتیسواں جلسہ سالانہ

24، 25 اور 26 دسمبر 2022

پہلے روز صبح دس بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مرکزی نمائندہ مکرم عصام الخامسی صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے برکینا فاسو کا جھنڈا بلند کیا۔ مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کے بعد جماعتی روایتی نعروں کے ساتھ مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کا جلسہ گاہ میں استقبال کیا گیا۔

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک خوبصورت حصہ مقامی زبانوں میں بیک وقت جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جلسہ کے پہلے روز بعد نماز عشاء چار مقامی زبانوں جولا، مورے، فُل فُل دے اور بیسا میں الگ الگ جلسہ جات منعقد کیے جاتے ہیں۔ برکینا فاسو کے جلسہ میں تقریباً ہر سال گھانا جماعت سے بھی ایک وفد شامل ہوتا ہے۔ امسال گھانا سے آنے والے وفد کے ممبران ایک سو کے قریب تھے۔ ان کے لیے جلسہ کے دوران تقاریر کے ترجمہ کا انتظام کرنے کے علاوہ اس سال پہلی بار انگریزی زبان میں بھی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں عربی زبان بولنے والے ائمہ اور دیگر احباب کے لیے بھی الگ جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح چھ زبانوں میں الگ الگ جلسہ منعقد ہوا۔

امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ برکینافاسو سے براہ راست جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب میں ورچوئل شرکت کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ قادیان میں ورچوئل شرکت کے تمام انتظامات بروقت مکمل کر لیے گئے تھے۔ جب برکینافاسو کے جلسہ کے تیسرے اجلاس کے دوران ساڑھے دس بجے ایم ٹی اے نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسرور ہال اسلام آباد میں آمد کے مناظر دکھائے تو برکینافاسو کی جلسہ گاہ میں احباب جماعت احترام اور نظم وضبط کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ اس سارے اجلاس میں ہمارا ویڈیو لنک بہت اچھا رہا اور جلسہ قادیان کے مناظر کے ساتھ ساتھ برکینافاسو اور دیگر ممالک کے جلسہ جات کے مناظر ایم ٹی اے کی سکرین پر بار بار نمودار ہوتے رہے۔ حضورانور کے خطاب کے لیے اس بار برکینافاسو جلسہ گاہ میں دو بڑی سکرینیں لگائی گئی تھیں ایک مردانہ جلسہ گاہ میں اور دوسری لجنہ اماء اللہ کی طرف۔ بڑی سکرین کی وجہ سے جلسہ گاہ کے آخر تک تمام احباب نے حضور انور کا دیدار کیا اور قادیان کے جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضورانور کا خطاب سنا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے اختتام پر جب افریقہ والوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ”افریقہ والوں نے تو نہیں کوئی نظم پڑھنی؟ ان کو نہیں تیار کیا ہوا؟“ اس ارشاد کے سنتے ہی برکینافاسو جلسہ گاہ میں احباب جماعت فوری کھڑے ہو گئے اور جوش کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا ورد شروع کر دیا اور نظمیں پڑھنا شروع ہو گئے۔ یہ بڑے خوبصورت لمحات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت برکینافاسو کو فوری طور پر امام وقت کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق دی۔ سیدنا حضور انور کی شفقت بھری نظر اس لمحہ احباب جماعت برکینافاسو پر پڑی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اجلاس مستورات: سال 2022ء لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کا صد سالہ جوبلی کا سال ہے۔ اس سال بطور خاص لجنہ اماء اللہ کے پروگرام منعقد ہو رہے ہیں۔ امسال پہلی بار جلسہ سالانہ برکینافاسو کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کے لیے ایک الگ اجلاس رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس بہت کامیاب رہا اجلاس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب برکینافاسو نے جلسہ انتظامیہ کو کہا کہ آئندہ سے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کے لیے الگ اجلاس کا انتظام کیا جائے۔

مستورات کا اجلاس نماز مغرب وعشاء کے بعد شروع ہوا۔ مہمان خصوصی مکرم عصام الخامسی صاحب نے مردانہ جلسہ گاہ سے اس اجلاس کی صدارت کی۔ جبکہ باقی سارا پروگرام مستورات جلسہ گاہ کی طرف سے ہوا۔ تلاوت مادام فریدہ Kabdaogo صاحبہ نے کی جس کا فرنچ ترجمہ مادام Batoro صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مادام شگفتہ صاحبہ نے نظم ”بدر گاہ ذیشان خیر الانام“ پیش کی جس کا فرنچ ترجمہ ریحانہ اریج باجوہ صاحبہ نے پڑھا۔ صدر لجنہ اماء اللہ برکینافاسو نے مستورات کی تاریخ، قیام اور صد سالہ جوبلی کے حوالے سے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مہمان خصوصی صاحب نے مستورات کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

https://www.alfazl.com/2023/01/28/61915/

جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ، امریکہ 2022ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویسٹ کوسٹ، امریکہ کا 35واں جلسہ سالانہ 23 تا25 دسمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمید، چینو، کیلیفورنیا میں منعقد ہؤا۔

1982ء میں جب ویسٹ کوسٹ میں اس جلسہ کا آغاز ہؤا تھا، اس وقت یہ ویسٹ کوسٹ میں رہنے والے احباب کے لیے تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ملک بھر سے لوگ شمولیت کے لیے آنے لگے۔ ملک بھر سے 1,500 سے زائد احمدی احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ مہمانوں کے ساتھ ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے مذہبی رہنما، قانون دان اور مختلف کمیونیٹیز سے 175 سے زائد مہمانانِ کرام شامل ہوئے۔

ایم ٹی اے، امریکہ نے اس جلسہ کو یوٹیوب اور جلسہ سالانہ کی آفیشل ویب سائٹ پر براہ راست نشر کیا جسے ہزاروں احمدی افراد نے دیکھا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد، امیر جماعت امریکہ نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی سے جلسہ کا افتتاح کیا۔

اس سال جلسہ سالانہ کے مرکزی عنوان الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر (اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں) کے تحت درج ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں: ہستی باری تعالیٰ، ایک عالمگیر پیغامِ امن، قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر تدبر، حضرت محمد ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بابرکت نمونہ، حضرت مسیح موعودؑ اور ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کے درمیان مباہلہ، سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، خلافت سے گہری وابستگی معاشرتی برائیوں سے کیسے محفوظ رکھتی ہے؟ خلافت کی اطاعت کس طرح کامیابی کی ضامن ہے؟ اسلام میں اصلاح اور عفو و درگزر کا تصور، مغربی معاشرہ میں بچوں کی پرورش اور تربیت، حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنی نوع انسان سے ہمدردی۔

بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ جلسہ کا پروگرام تھا جس میں وصیت کی اہمیت، حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسول ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کی ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی سے متعلق پیشگوئی، خلافت کی اطاعت اور اکیسویں صدی میں آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کی تقلید کرنا کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

(ماخوذ از https://www.alhakam.org/west-coast-usa-jalsa-salana-2022/)

دُعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/مئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (سورۃ اٰل عمران: 9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ البقرہ: 251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ اٰل عمران: 148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُ الحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بَچَن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃُ اللّٰہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفۂ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔اتوار	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
7-8 جنوری، ہفتہ، اتوار	لوکل معاون تنظیمیں، ریویو2022ء، منصوبے 2023ء	لوکل، تنظیمیں	جماعت
8 جنوری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
8 جنوری، اتوار	جماعت کے مالی نظام کا ایک جائزہ، 3 بجے شام EDT	شعبہ مال	ویبینار(Webinar)
10-20 جنوری منگل تا جمعہ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
13-15 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	ذیلی تنظیمیں / نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الاکرام ڈیلس
14 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
21 جنوری، ہفتہ	9واں قرآن اور سائنس سمپوزیم، امریکہ	AAMS	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
28 جنوری، ہفتہ	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو (Career Expo)	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / زوم میٹنگ
29 جنوری، اتوار	پبلک افیئرز سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
فروری			
1-10 فروری، بدھ تا جمعہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
4-5 فروری، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11-12 فروری، ہفتہ، اتوار	پریذیڈنٹس ریفریشر کورس	دفتر نیشنل جماعت جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 فروری، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 فروری، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ	شعبہ کھیل	نیویارک
18 فروری، ہفتہ	جامعہ میں داخلہ کی تحریک اور حوصلہ افزائی	شعبہ وقفِ نَو	ورچوئل
20 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ تبلیغ، میڈیا، پبلک افیئرز ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
26 فروری، اتوار	یوم مصلح موعود	لوکل	جماعت
مارچ			
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع	تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل
10-12 جمعہ تا اتوار	دوسرا ریفریشر کورس دارالقضاء امریکہ	شعبہ دارالقضاء	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-20 مارچ، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
11 مارچ، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
11مارچ،ہفتہ	رشتہ ناتا پروگرام،ملاقات وتعارف	شعبہ رشتہ ناتا	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
12مارچ،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19مارچ،جمعہ تااتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم لجنہ اماءاللہ	مسجد بیت الاکرام،ڈیلس
18مارچ،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
18مارچ،ہفتہ	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	جماعت
19مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیے،Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
23مارچ تا20/اپریل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
26مارچ،اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
1-10/اپریل،ہفتہ تاپیر	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
1-2 /اپریل،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
9 /اپریل،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
21 اپریل	عید الفطر	لوکل	جماعت
28-30 اپریل،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
مئی			
6-7مئی،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وذیلی تنظیمیں	جماعت
6 مئی،ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/ایسٹ کوسٹ ریجنز
13 مئی،ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
13-14مئی،ہفتہ تااتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصاراللہ	لوکل،ریجنل
14مئی،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18-21مئی،جمعرات تااتوار	دورہ جامعہ کینیڈا،والدین اطفال وخدام	شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/کینیڈا
19-21مئی،جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماعات اطفال وخدام	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل/ریجنل
20مئی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
20-21مئی،ہفتہ،اتوار	مجلس انصاراللہ فیملی ڈے	مجلس انصاراللہ	لوکل
28مئی،اتوار	یوم خلافت	لوکل	جماعت
29مئی،پیر	میموریل ڈے،لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون			
1-10جون،جمعرات تاہفتہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4جون،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
10جون،ہفتہ	رشتہ ناتاویبینار،ایک دوسرے کے لیے لباس	نیشنل شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
11جون،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-18جون،ہفتہ،اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	نیشنل شعبہ تربیت	لوکل جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
18جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-22جون،پیر تا جمعرات	وقفِ نَو نیشنل موسم گرما کا کیمپ	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا
23-25جون،جمعہ تا اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل اجتماع	تنظیم نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
24جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
28جون،بدھ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
30جون تا9جولائی،جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
جولائی			
1-2 جولائی،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4جولائی،منگل	یوم آزادی		وفاقی تعطیل
8-14جولائی،ہفتہ تا جمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
8-9 جولائی،ہفتہ،اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل،ریجنل
9 جولائی،اتوار	طاہر اکیڈیمی گریجوایشن	شعبہ تربیت	مقامی مساجد
9 جولائی،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-16 جولائی،جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	ہیرس برگ،پنسلوینیا
22-23 جولائی،ہفتہ،اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل،ریجنل
28-30 جولائی،جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے	یوکے	یوکے
29 جولائی،ہفتہ	نیشنل لجنہ ورچوئل مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
اگست			
1-10/اگست،منگل تا جمعرات	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
5-6 /اگست،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
12-13/اگست،ہفتہ،اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	لوکل جماعت
13/اگست،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-22/اگست،جمعرات تا منگل	نیشنل تربیت کیمپ (بعمر15تا18سال)	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
19/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
25-27/اگست،جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اجتماع	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
26/اگست،جمعہ تا اتوار	طاہر اکیڈیمی سالانہ کانفرنس	شعبہ تربیت	بالٹی مور مسجد
ستمبر			
2-3 ستمبر،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-4 ستمبر،ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
9-10 ستمبر،ہفتہ،اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
10 ستمبر،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)،8بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
16 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 ستمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
17 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 ستمبر، جمعہ تا اتوار	خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
اکتوبر			
30 ستمبر تا یکم اکتوبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-10 اکتوبر، اتوار تا منگل	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-8 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	مجلس انصار اللہ شوریٰ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
7-8 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	اطفال ریلی	ریجنل مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجلس خدام الاحمدیہ
8 / اکتوبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
9 / اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
14 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 / اکتوبر، ہفتہ	سالانہ تربیتی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-22 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-29 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اماء اللہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماء اللہ	اٹلانٹا، جارجیا
نومبر			
3-13 نومبر، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
4-5 نومبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
12 نومبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18 نومبر، ہفتہ	نیشنل سالانہ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
18 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
23-26 نومبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving)		وفاقی تعطیل
دسمبر			
1-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
2۔3 دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9 دسمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
10 دسمبر، شام، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17 دسمبر، شام، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 دسمبر، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
25 دسمبر، پیر	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل